1150

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम .... इद्दाद इसलाम ....

....

लेखक ....

प्रकाशन वर्ष ....

आगत संख्या 1150 ....

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1150

1150;U

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صلح اسلام نے تو محبت پھیلائی ہے خدا کے فرزند دالیشر کے پیارے ہیں اور وہی لوگ صلح کے وارث ہونگے نہ کہ تلوار چلانے اور خون بہانے والے

1150

جہاد

62 منڈیسی
1.2.08
GURUKULA LIB…
1150,U

اندنوں جبکہ علم وعقل کی ترقی ہوئی۔ اور تہذیب کا چرچا عام آزادی سے پھیلنے لگا۔ دین بالجبر کو تمام تعلیم یافتہ لوگ نہائیت حیرت کی نگاہ سے دیکھنے اور اُس کے دعاوی پر اعتراض کرنیکے اسپر بعضے نیچری خیال کے محمدی بجائے اِس کے کر بطالت سے دست کش ہوکر صداقت کیطرف متوجہ ہوتے۔ اولٹی یہہ بیجا اور بے سود کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام نے جہاد کبھی نہیں کیا۔ کبھی قومیں جبراً مسلمان نہیں کی گئیں کبھی کوئی مندر اسلامیوں نے نہیں توڑا۔ کبھی کسی مندر میں گائے ذبح نہیں کی گئی۔ کبھی غیر مذہب کی عورتوں یا بچوں کو جبراً و مذہباً مسلمان نہیں بنایا۔ اور بغیر نکاح کے اُن کے ساتھ کنیزک و غلام سمجھ کر بدفعلی کے مرتکب نہیں ہوئے ہم نے مخالفین کے رسالجات حاشیہ[5] میں اس ایک ہی مضمون کو نہائیت غور سے پڑھا۔ اور اُن کے دلائل کو بھی راستی سے مطالعہ کیا سب سے زیادہ زور سید صاحب نے لگایا ہے۔ اور باقیوں نے عموماً ان کے مضمون کو نقل کر کے کہیں کہیں کم وبیش بنایا ہے۔ یہہ صدی کیا مبارک ہے۔ کہ خود مسلمان بھی جہاد کرنے سے انکار کرنے لگے۔

[5] مولوی نوردین صاحب نے کتاب فصل الخطاب میں اور مولوی غلام نبی نے مسئلہ جہاد میں اور مولوی غلام حسین نے رسالہ جہاد میں اور سید احمد خان نے تہذیب و تفسیر میں اور خلیفہ صاحب نے اپنے اعجاز میں جہاد کے مخفی کرنے میں بہت ہی کوششیں کی ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن افسوس ہے تو یہہ ہے کہ وہ قرآن سے کوشش کرتے ہیں۔ قرآن کے چہرہ سے صرف یہی ایک جہادی داغ دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ فرشتوں کا انکار۔ معجزوں کا انکار۔ آسمانوں کا انکار ہے بہشت و دوزخ کا انکار۔ جنات کا انکار۔ عیسےٰ کے بے پدر پیدا ہونے کا انکار۔ ایک آدم سے کل آدمیوں کے پیدا ہونے کا انکار۔ غرضیکہ قران سے تمام اعرابیت کی باتیں نکال کر مصمم ارادہ کر رہے ہین۔ کہ اُس کو مہذب ہندوستانی بنائیں۔ مگر افسوس کیونکہ

ع کوشش بیفایدہ است وسمہ برابروئے کور

قران سے یہ باتیں دور ہونی بمنزلہ اس کے ہیں۔ کہ قرآن قرآن نہیں رہتا۔ اور کسی محمدی کی یہ طاقت بھی نہیں کہ مکہ کے مندر یا مدینہ کی زیارت کے اندر کھڑے ہوکر کسی ایک بات کو مونھہ سے نکالے۔ یا روم۔ افغانستان اور مصر میں کوئی بات کہہ سکے۔ گورنمنٹ انگریزی کی عدالت کا زمانہ ہے۔ شیر و بکری کا ایک گھاٹ پر ٹھکانہ ہے۔ یہ داغ نہیں بلکہ قرآن کا حُلیہ ہے اس کے مٹنے سے قرآن قران نرہیگا۔ پارسیوں۔ یہودیوں۔ اور ہندؤں کی کتابوں کا دُزدیدہ بیان ہو جائیگا؟

لطیفہ:۔ ایک نیچری سے کسی نے پوچھا کہ آپ ولائیت گئے تھے۔ کیا مکہ کا حج بھی کر آئے؟ جواب میں فرمایا کہ میں مکہ سے بڑھ کر کام کر آیا ہوں۔ (یعنے ملکہ کو سلام کر آیا۔) بیشک مکہ سے ملکہ میں ایک لام زیادہ ہے۔

ع پارسایاں روئے در مخلوق ٭ پشت بر قبلہ میکنند نماز۔
آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز ٭ پوست بر پوست ہست ہمچو پیاز

اسلام جسطرح دنیا میں پھیلا۔ اور جس چیز کے زور سے اُس کی اشاعت ہوئی۔ اُس کا نام جہاد ہے جس کو اصلاح احمدیہ میں غزا بھی کہتے ہیں اور اُس کا مُرتکب غازی کہلاتا ہے۔ اور یہی آلہ ہے۔

---

۱ جہاد ع۔ کفار سے لڑنا۔ کافروں سے لڑنا۔ کریم اللغات
۲ غزا ع جہاد۔ لڑائی کفار سے ″
۳ غازی ع قتل کرنے والا کفار کا جنگ میں ″
۴ غزو ع جہاد۔ لڑنا مسلمانوں کا کفار سے واسطے مذہب کے ″
۵ غنیمت ع مال لوٹ کا۔ لوٹ ″
۶ غنائم ع جمع غنیمت کی ″

۷ غنیم ع لوٹنے والا۔ لوٹیرا۔ دشمن از کریم اللغات
۸ جہاد بالکسر با کفار کارزار کردن از کشف اللغات
۹ غزو بالفتح قصد کردن و بجنگ کسے رفتن ایضاً
۱۰ غزاة بالفتح غزا کنندگان و جمع غازی ست ایضاً
۱۱ جہاد بالکسر اول با کفار کارزار کردن از منتخب
۱۲ جہاد اصغر باصطلاح مومنان جنگ کردن با کافراں از غیاث

جنکی خوفناک حرکت سے کروڑوں آدمی راستی سے منحرف کئے گئے - چونکہ اس مسلہ نے دین محمدی (اسلام) کا رکن اعظم ہوکر دنیا میں بڑا سخت طوفانِ ظلم و بے تمیزی مچایا ہے بلکہ ہر ایک محمدی کے دل میں اس آتش جہالت کو مشتعل کر کے شہادت و بہشت کے تیل سے بھڑکایا ہے ۔

بنابران ہم نہایت ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کی مفصل کیفیت قرآن و حدیث و کتب تواریخ سے عام و خاص پر ظاہر کریں - اے پرماتما ست کا پرکاش کر اور است کا ناش ۔

باب اول قرآن سے

نمبر ۱ سورۃ انفال ۔ یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین و ان یکن منکم مأۃ یغلبوا الفاً من الذین کفروا بانہم قوم لا یفقہون ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر شوق دلا مسلمانوں کو قتال کا - اگر ہوں تمہارے سے بیس آدمی صبر کرنیوالے غالب ہوں گے دو سو آدمی پر - اگر ہوں تمہارے سے سو آدمی غالب ہوں گے ہزار آدمی پر کافروں سے - اس سبب سے کہ وہ گروہ ہیں جو نہیں سمجھتے"۔

پہلے یہ آئیت نازل ہوئی - لیکن مسلمان مقابلہ کفار پر نہ ٹھہر سکے اور رو بفرار ہوئے - بنابران خدائے قرآنی کو بھی اپنی سہو سے اقرار کرنا پڑا - اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر لکھتے ہیں "کہ چوں ایں آئیت نازل شد واجب گشت ثبات دہ چنداں کفارہ بعد ازاں منسوخ شد - بوجوب ثبات در مقابلہ دو چنداں" - (دیکھو صفحہ ۱۷۵ نولکشور سنہ ۱۲۸۹ھ)

وہ آئیت جس نے اس نمبر ۱ کو منسوخ کیا یہ ہے :-

نمبر ۲ - سورۃ انفال - الئن خفف اللہ عنکم و علم ان فیکم ضعفاً فان یکن منکم مأۃ صابرۃ ۔

بقیہ [13] حاشیہ - غزا بفتح با دشمن دین جنگ کردن از صراح و غیاث - [14] غزاۃ بفتح اول و زاء معجمہ و ہاء فوقانی جمع غازی کہ قاتل کفار باشد - از غیاث - [15] غزوات بفتحات جمع غزوہ - [16] غزوہ بالفتح جنگ مومنین با کفار بجہت اسلام لشکریکہ رسول علیہ السلام یا امام وقت در آن جنگ ہمراہ باشد و اگر جنگ مومنین بکفار بسرکردگی امام وقت نباشد آنرا سریہ گویند از غیاث - [17] سریہ بالفتح اول و کسر ثانی و تشدید تحتانی لشکریکہ زیادہ از پنجکس باشد تا چہار صد کس و باصطلاح اہل حدیث لشکریکہ حضرت رسالت پناہ خود بذات مقدس در آن نباشد و بسرکردگی یکی از اصحاب باشد از منتخب و موید و لطائف و غیاث - [18] جہاد اصغر کنایہ از مقابلہ و جنگ کردن با کفار باشد (از برہان قاطع) [19] غازی در عربی کسے را گویند کہ بجہت ثواب با اعدائے دین حرب کند (از برہان قاطع)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین ٭

ترجمہ - اب (پہلے حکم کو) خدا نے (سبک) تخفیف کر دیا تمہارے سر سے اور جان لیا خدا نے کہ تمہارے میں کمزوری ہے - پس اگر ہوں تمہارے سو آدمی صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر - اور اگر تمہارے ہوں ہزار آدمی غالب آویں دو ہزار پر - خدا کے حکم سے اور خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" - اس پر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہیں "صحابہ از اسیراں بدر فدا گرفتند باجتہاد خویش و مرضی نزدیک خدائے تعالیٰ قتل ایں جماعت بود - لیکن چوں نص صریح ممنوع نشدہ بودند - عفو فرمود" صفحہ ۱۷۵ سنہ ۱۲۸۹ھ فارسی قران -

جنگ بدر میں جب لوٹ مار بہت کر چکے - اور صدہا آدمیوں کو قتل و قید کرنے کے بعد بہت سا مال و اسباب جمع کیا تب خدا فرماتا ہے ٭

نمبر ۳ - سورۃ انفال - یاایہا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یوتکم خیرا مما اخذ منکم ویغفر لکم واللہ غفور رحیم ٭

ترجمہ :- اے پیغمبر کہو اُن قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ اگر جانے خدا تمہارے دل میں نیکی یعنے ایمان محمدی - تو بیشک دیگا تمکو بہتر اُس (مال و اسباب) جو تمہارا لیا گیا ہے اور تمکو معاف بھی کر دیگا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے - اور لوٹ کے مال کی بابت خدا کہتا ہے - فکلوا مما غنمتم حللا طیبا

ترجمہ :- کھاؤ لوٹ کے مال سے حلال پاکیزہ یعنے وہ تمہارے واسطے بہت ہی اول درجہ کا حلال ہے سچے مسلمانوں کی تعریف قران میں خدا اس طرح اور ان الفاظ میں کرتا ہے ٭

نمبر ۴ - سورۃ انفال - والذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ - والذین اووا ونصروا اولٰئک ہم المومنون حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم ٭

ترجمہ - اور جو لوگ ایمان لائے - اور ہجرت کی - اور جہاد کئے - خدا کے راستہ میں (یعنے دین محمدی کی پھیلانے کی خاطر) اور جنہوں نے جہادیوں کو جگہ دی - اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ غزوات جمع غزات و غزا لڑائی جنگ - کافروں کے برخلاف حملہ کرنا (فتح) ۲۵ جہاد جنگ بخلاف کفار جہاد اکبر کل کفار دین کے خلاف ہو (جان رچرڈسن صاحب کی عربی - فارسی - انگریزی ڈکشنری صفحہ ۳۵۲) ٭

اُن کی (روپیہ وغیرہ سے) مدد کی - ایسے آدمی وہی ہیں جو سچے مسلمان ہیں۔ انہیں کے واسطے معافی ہے - اور نیک روزی (اور اس سے اگلی آیت میں بھی اُن لوگوں کو جو آیندہ دین اسلام کی خاطر جہاد کریں یا کریں گے، ان کو بھی سچے مسلمانوں میں شمار کیا ہے پھر خدا اور جگہ بھی مسلمانوں کی تعریف کرتا ہے تاکہ وہ جہاد کرنے میں دل وجان سے ہمت کریں اور دین محمدی پھیلاویں چنانچہ وہ آیت یہ ہے)۔

نمبر۵ سورۃ مائدہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ۔

ترجمہ - (مسلمان لوگوں کی تعریف یہہ ہے گویا ایک قسم کا حلیہ) وہ تواضع کرنے والے ہیں مسلمانوں پر۔ سختی کرتے ہیں کافروں پر - جہاد کرتے ہیں خدا کے راستہ میں اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے - یہہ خدا کی بخشائیش ہے۔

نمبر۶ - سورت توبہ - فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم و خذوہم واحصروہم واقعدوا لہم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلہم ان اللہ غفور رحیم۔

ترجمہ :- پس جب ممنوعہ ماہ کے (یعنے حرام) مہینے گذر جاویں - تب قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ پکڑو اُن کو اور قید کرو اُن کو - اور بیٹھو واسطے قتل یا گرفتاری اُن کی کے کمین گاہوں میں یعنے چھپ کر (غرضیکہ جس حیلہ حوالہ مکر و فریب سے ہوسکے پکڑو مارو - قید کرو) (البتہ ایک شرط پر رہائی بھی ہے اور وہ یہہ ہے) کہ اگر وہ (اپنے دین سے) توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں - تب اُن کو بغیر قتل کرنیکے چھوڑ دو (غرضیکہ بغیر مسلمان کرنے یا قتل کرنے

---

۵ جہادیوں کا ایک بڑا گروہ جو ہندوستان سے بھاگ کر ایک عرصہ دراز سے حد پشاور پر متصل بونیر کے مقیم ہے اور جنہیں سرکار انگریز کے مہم میں صدہا واصل جہنم ہوئے - ہزاروں ہندوستان کے مسلمان روپیہ بھیجکر ان کی قرآن کی اسی ہدایت کے بموجب امداد کیا کرتے ہیں جو ایک اظہر من الشمس بات ہے (تاریخ ہزارہ میں اُن کا مفصل حال درج ہے)۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے مت چھوڑو، تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے ٭

توبہ ۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلم اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانہم قوم لایعلمون ٭

ترجمہ :۔ (اور اس سے آگے کچھ عرصہ سوچکر بھی ایمان لانیکی بحالت قید رہنے کی اجازت دی) کر کوئی مشرکوں سے اگر امان مانگے ۔ تو اس کو امان دے ۔ تاکہ وہ قران کو سننے ۔ جب سن چکے ۔ تو اس کو پہونچا دے لشکرگاہ اسلام میں٭ ۔ اور یہہ اس واسطے ہے کہ وہ لوگ قران سے ناواقف ہیں ٭

نمبر ۷ ۔ سورت توبہ ۔ وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ایمہ الکفر ٭

ترجمہ ۔ جو لوگ اعتراض یا طعنہ کرتے ہیں تمہارے دین پر پس قتل کرو ایسے بڑے کافروں کو ٭

نمبر ۸ ۔ توبہ ۔ ان کنتم مومنین قاتلوہم یعذبہم اللہ بایدیکم ویخزہم وینصرکم علیہم ٭

ترجمہ :۔ اگر تم مسلمان ہو تو جنگ کرو اُن کے ساتھ تا خدا تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے۔ اور اُن کو رسوا کرے اور تم کو فتح دے ٭

نمبر ۹ ۔ سورت توبہ ۔ یاایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماویہم جہنم ٭

ترجمہ :۔ اے پیغامبر جہاد کر کافروں سے اور جہاد کر منافقوں سے اور سختی کر اُن پر اور جگہ اُن کی دوزخ ہے اسپر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ "جہاد کن بسیف و سختی کن بزبان" ۱۸۷ نولکشور۔

نمبر ۱۰ ۔ توبہ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا ٭

ترجمہ ۔ تحقیق خدا نے خرید لیں مسلمانوں کی جانیں اور اُن کا مال بعوض اس کے کہ اُن کو بہشت دیگا (کن لوگوں کو) اُن کو جو جنگ کرتے ہیں خدا کے راستہ میں پس قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں

٭ کوئی غلطی نکھائے "مامنہ" کے معنے قیدی کا گھر نہیں بلکہ اس سے مراد لشکرگاہ (چھاونی) اسلام ہے۔ جہاں اُن کو ایمان لانے تک قتل ہونے سے امن ہو یا مسلمان ہوکر لوگوں کے قتل سے امن ہو۔ کیونکہ جہاد کے وقت میں سوائے مسلمان ہونے یا قتل ہونیکے کوئی امن کا سامان قران میں نہیں ہے ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بموجب سچے وعدہ خدا کے (یعنے حور و غلمان بہشتی کی خاطر)٭

فاضل محقق شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں "در جہاد عہد کردہ قسم خوردہ۔ دغا کردن بہ سبب آنست کہ کافران من بعد قول ایشاں را معتبر ندانند و بہ ایشاں صحبت ندارند بلکہ مسلمانان در شبہ افتند (صفحہ ۲۵۹ نولکشور)

نمبر ۱۱۔ توبہ یاایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ واعلموا ان اللہ مع المتقین٭

ترجمہ۔ اے مسلمانوں جو کافر تمہارے نزدیک ہیں اُن کے ساتھ قتال کرو اور چاہیئے کہ کافر لوگ تمہارے میں غلاظت یعنے بیرحمی یا سختی پاویں۔ اور جانو۔ کہ خدا مسلمانوں کے ساتھ ہے٭

نمبر ۱۲۔ توبہ۔ یجاہدو باموالہم وانفسہم واللہ علیم بالمتقین٭

ترجمہ۔ جو جہاد کرتے ہیں۔ اپنے مال سے اپنی جان سے (ایسے ہی پرہیزگاروں کو خدا جانتا ہے)٭

نمبر ۱۳۔ توبہ۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئ وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین٭

ترجمہ۔ تحقیق فتح دی تمکو خدا نے بہت جگہ میں اور حنین کے روز بھی۔ جب تعجب دلایا تم کو۔ تمہاری کثرت نے۔ پس دفع نہ کیا اس زیادتی نے تمہارے سے کچھ چیز کو اور تنگ ہوئی تمہارے پر زمین باوجود اُس کی فراخی کے۔ پس تم بھاگے پشت دیکر"۔ لکھا ہے غزوہ حنین[۵] میں باوجود کثرت امداد ملائک کے محمدیوں نے یکبارگی شکست کھائی۔ اکثر مسلمان زخمی ہوئے اور چار شہید ہوئے (دیکھو مدارج النبوۃ جلد دوم)

جنگِ اُحد کی بابت شیخ عبد الحق لکھتا ہے کہ جنگ اُحد میں جب لشکر اسلام نے

---

[۵] حنین بالضم و فتح نون نام مواضع ایست میان مکہ و طائف۔ کہ در آنجا با مخالفین خود جنگ کرد و شکست خوردہ٭ ۱۲۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شکست کھائی۔ ایک گروہ قریش محمد کی طرف آیا اور چاروں طرف سے گھیر لیا۔ علی سے حفاظت کی التجا کی۔ جس نے اچھی طرح شجاعت دکھلائی۔ اور جبرائیل و میکائیل بھی امداد کے واسطے موجود تھے۔ مگر، مسلمان مارے گئے۔ خود محمد صاحب زخمی ہوئے اور مردوں میں پڑ گئے۔ دانت بھی کافروں کی ضرب سے شہید ہوئے۔" (دیکھو مدارج النبوۃ)

پھر ایک اور فاضل مؤرخ فرماتا ہے "کہ جنگ احد[51] میں دشمن یعنے کافر لوگ مورچہ خالی دیکھ کر سواروں کو سمیٹ فوج اسلام کے عقب آپڑے۔ حضرت امیر حمزہ اور عبداللہ بن جبیر دو نامی سردار اصحاب شہید اور حضرت علی و حضرت عمر و حضرت ابوبکر مجروح ہوئے۔ ایک دبہادر اور شجاع اور نیک بخت عورت سپہ سالار لشکر کفار نے (جس کا نام ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیاں بہادر علیہ الرحمت ہے) امیر حمزہ کا جگر چیر کر چبایا۔ اور مسلمان مقتولوں کے گوش و بینی کاٹ کر اُن کے ہار بنا کر گلے میں پہنے (مفصل دیکھو زرقانی بر مواہب لدینہ جلد دوم صفحہ ۶۰ و ۶۱)"

اور یہی ذکر مولوی نورالدین نے فصل الخطاب میں بھی کیا ہے (دیکھو باب جہاد)
جنگ بدر[52] کی بابت مؤرخ یوں لکھتے ہیں خدا نے محمد صاحب سے وعدہ کیا تھا۔ مگر کثرت فوج مخالف سے محمد صاحب گھبرا رہے تھے۔ ابوبکر نے تسلی دی۔ سعد بن معاذ نے بھی تسلی دی۔ کہ گھاس کے جھونپڑے میں آپ آرام کریں کنارہ پر۔ اور گھوڑا موجود رہے ہم لڑیں گے۔ اگر خدا نے غلبہ دیا تو بہتر ورنہ آپکو بطرف مدینہ فرار اولے ہے حضرت اس کلام سے خوش ہوئے۔ اور عریش میں تشریف لے گئے" (جلد دوم مدارج النبوۃ)

---

۵۱ اُحد ایک پہاڑ ہے مدینہ سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ پر۔ ۱۲

۵۲ بدر بفتح و سکون دال نام چاہیست متصل مدینہ کہ در حوالی آن درمیان محمد و قریش جنگ شدہ بود۔ ۱۲

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مولوی نورالدین صاحب جنگ بدر کی بابت لکھتے ہیں "حاصل الامر اس لڑائی میں مسلمان فتحیاب ہوئے اور ستر کے قریب اسیران قریش گرفتار ہوئے۔ جنمیں سے دو فقط مصلحتاً قتل کئے گئے اور باقی چھوڑے گئے"۔ (فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب صفحہ ۱۳۱)

قرآن سے واضح ہے کہ غزوہ بدر میں ایکہزار فرشتے محمد صلعم کے مددگار تھے۔ اور ایک اور جگہ سے پانچ ہزار ملائک معلوم ہوتے ہیں۔ فرشتوں نے بھی لڑائی کی۔ اور محمدی جہادیوں نے بھی۔

محمدی لشکر	۱۵۰۰
فرشتے	۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰
کل میزان لشکر	۲۵۰۰ یا ۶۵۰۰

مگر کافر یعنی مخالفان دین محمدی بہت قلیل تھے اس صورت میں محمدیوں اور فرشتوں کی کوئی بہادری نہیں حالانکہ پھر بھی چودہ مسلمان یعنے ۶ مہاجر اور ۸ انصار کا کافروں نے سکارٹ لیا۔

غزوہ احد کی بابت حاشیہ قرآن پر لکھا ہے :- "در غزوہ احد اہل نفاق میل کردند باآنکہ در شہر متحصن شوند و اصحاب خواستند کہ بیروں آمدہ جنگ کنند۔ بعد ازاں کہ ہزیمت واقع شد منافقان ایں را محل طعن گرفتند و وقت حرب حضرت پیغمبر بر شعبے جماعت را مقید ساختند کہ از پنجانہ جنبند چوں آثار فتح ظاہر شدن گرفت آن جماعت در پئے غارت افتادند و عصیان پیغمبر کردند۔ بشومی ایں عصیان ہزیمت بر مسلماناں افتادہ ہمہ فرار کردند۔ الا ماشاء اللہ در نیوالا خبر شہادت حضرت پیغمبر شائع شد۔ منافقان قصد ارتداد کردند"۔ (حاشیہ قرآن ترجمہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۶۲)۔

سورۃ توبہ قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن ید و ہم صاغرون ۔

ترجمہ ۔ جنگ کرو ان کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے خدا پر اور نہ قیامت پر۔ اور حرام نہیں جانتے ۔ جنکو خدا اور پیغمبر نے حرام کیا۔ اور سچے دین کو اختیار نہیں کرتے دباتی رہی

یہود اور عیسائی - اُن کے واسطے حکم ہے -) کہ اہل کتاب سے یہہ کہ وہ دیویں جزیہ اپنے ہاتھ سے خوار ہو کر ؛

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں "کہ جنگ ناحق ہیچگاہ درست نیست و جنگ کافران ہمہ وقت درست ست" (صفحہ ۱۸۲ حاشیہ قران)

پھر ایک جگہ لکھا ہے "حاصل جواب آنست کہ قتال کفار جائز ست (صفحہ ۳۲ حاشیہ قران)

سورت توبہ - وجاہدو باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ولکم خیرلکم ان کنتم تعلمون ؛؛

ترجمہ - اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے خدا کے راستہ میں (یعنے دین خدا کیواسطے) یہہ تمہارے واسطے بہتر ہے - اگر جانتے ہو تم -

سورت محمد - فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتےٰ اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتےٰ تضع الحرب اوزارہا =

ترجمہ - پس جب لڑائی کرو کافروں سے تو اُن کی گردنیں مارو - اور جب بہت خونریزی کر چکو - تب اُن کو مضبوط قید کرلو - یا احسان سے خلاصی کرو - اس کے بعد یا مال لیکر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھدے ؛

سورۃ لنساء - فان تولوا فخذوہم واقتلوہم - الخ -

ترجمہ - پھر اگر نہیں (مسلمان ہوتے) تو اُن کو پکڑو - اور مارو جہاں پاؤ - اور نہ ٹھہراؤ اُن میں سے کسی کو رفیق اور مددگار ؛

سورۃ فتح قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون ؛

ترجمہ - کہدے (اے محمد) پیچھے رہ گئے اعرابیوں کو - کہ آگے تم کو بلاویں گے ایک بڑی سخت لڑائی کی قوم پر - تم اُن کو قتل کروگے یا وہ مسلمان ہوں گے ؛

اب وہ آئتیں جن میں محمد صاحب نے اعرابیوں کو دولت کے

طمع اور لوٹ مار کی ترغیب دی ہے درج کرتے ہیں :-

سورۃ توبہ ۔ یاایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربو المسجد الحرام بعد عامہم ہذا وان خفتم عیلتہ فسوف یغنیکم الہ من فضلہ ۔

ترجمہ ۔ اے مسلمانو سوائے اس کے نہیں ہے کہ مشرک لوگ پلید ہیں ۔ پس چاہئے کہ نزدیک مسجد حرام یعنے خانہ کعبہ کے نہ آویں ۔ بعد اس سال کے (اُن سے لڑو) اگر ڈرتے ہو فقیری سے پس خدا تمکو تونگر کریگا اپنے فضل سے ۔

سورۃ لنسا ۔ فعند الہ مغانم کثیراً :

ترجمہ ۔ الہ کے یہاں غنیمتیں یعنے لوٹ کا مال بہت ہے (یعنے جب تم جہاد کرو گے تو بہت سا مال لوٹو گے ۔ جو تم کو الہ دیگا ۔)

(جنگ خیبر میں لٹیروں کو حضرت لوٹ کی طمع دیکر لے گئے تھے ۔ جب اُس میں فتح ہو چکی ۔ تب خدا نے بقول مسلمانوں کے مندرجہ ذیل آیت نازل کی)

سورت احزاب واورثکم ارضہم ودیارہم واموالہم وارضالم تطوھا وکان الہ علے کل شئے قدیرا :

ترجمہ ۔ اور آخر کار خدا نے تمکو دی زمین اُن کی ۔ گھر اُن کے ۔ مال اُن کے اور نیز ایک زمین اور ۔ جس پر نہیں پھیرے تم نے قدم اپنے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے :

سورت آل عمران ۔ ولقد صدقکم الد وعدہ اذ تحبو نہم باذنہ :

ترجمہ ۔ اور تحقیق خدا نے سچا کیا تمہارے حق میں وعدہ اپنا جب تم قتل کرتے تھے کافروں کو خدا کے حکم سے :

اس آئیت کے آگے ماتحبون کے لفظ سے صاف جتلا دیا ۔ کہ لوٹ مار کی خاطر بہت لوگ جنگ میں شامل ہو جاتے تھے اور دین اسلام پھیلتا جاتا تھا :

سورۃ فتح سیقول المخلفون اذ الطلقتم الے مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم

ترجمہ ۔ تو کہیں گے تمکو پیچھے رہے ہوئے (اعراب لوگ) جب تم چلو گے ۔ طرف

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لوٹ مار کے۔ کہ چھوڑو ہم بھی چلیں تمہارے ساتھ ۔ یہہ آیت مندرجہ بالا جنگ خیبر کیوقت نازل ہوئی تھی[سلہ]
آگے اسی سورۂ فتح میں محمدیوں کو بہت سی لوٹ مار کی بایں الفاظ ترغیب دی ہے وعدکم اللہ مغانم کثیرہ
یعنے وعدہ دیا ہے خدا نے تمکو بیشمار لوٹ کا ❊
جسکی بدولت لاکھوں جاہل۔ غازی مرد بنکر لوٹ مار کو دین محمدی جانکر جاہدو فی سبیل اللہ کے
شوق سے کمربستہ لوگوں کا ایمان بگاڑنے اور اُن کے لڑکے بالے لونڈی غلام اور بالغ اور منکوحہ عورتیں
زنا کرنیکیواسطے لوٹ لانے پر دل و جان سے طیار ہو گئے۔ جسکا مفصل حال سورۃ انفال میں درج ہے ❊

اب ہم وہ آئتیں بتلاتے ہیں جنمیں فوجی سپاہیوں کو بیگانی منکوحہ عورتیں واسطے زنا کے دینے کی ترغیب ہے۔

سورۃ النساء والمحصنت من النسا الا ما ملکت ایمانکم ❊

ترجمہ اور حرام کی گئی ہیں اوپر تمہارے شوہردار عورتیں مگر سوائے اُن کے جنکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ
❊ اس پر شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں "اگر زنے را از دار الحرب اسیر کردند۔ نکاح وشرعی او صحیح بود ہرچند
آنجا زوج داشتہ باشد" (صفحہ ۷۷ حاشیہ قران)
ابو سعید خدری نقل میکند کہ در حرب حنین از غنائم اوطاس حال بیقیاس باہل جہاد رسید و از جملہ زنانی
شوہران ایشاں را بحسب ونسب مے شناختیم بقید اسیری ما در آمدند وچوں حرمت زناں شوہرداراں
ما را معلوم شدہ بود در حل وحرمت اسیراں متردد گشتیم والیشاں را اگرچہ ملک یمین ما بودند از قبیل محصنات
میشمردیم بعد از عرض حال بحضرت رسالت پناہ ایں آیت نازل شد کہ زنان کفار اگرچہ شوہر دارند
ایشان بسبب سبی ملک یمین شما اند تصرف در ایشاں حلال است بشرط اخراج ایشاں از دار الحرب یا
از زوج ایشاں۔ وایں قول امام اعظم است۔ باقی ائمہ بمجرد سبی ایشاں را حلال میدانند"
تفسیر حسینی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ ❊

[سلہ] جہاد کرنے کیواسطے اہل مدینہ کو بہت ترغیب دیتے رہے مگر وہ راضی نہ ہوئی۔ اس کے حاشیہ پر شاہ صاحب فرماتے
ہیں "جہاد تعلل میکنند و اگر جنگ ہر مقدمہ نفسانی مے شد۔ توقف نمیکردند" (حاشیہ قران صفحہ ۳۸۹) ❊

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سورت احزاب ماملکت ایمانکم۔

ترجمہ ۔ جو عورتیں تم نے لڑائی میں لوٹیں ۔ وہ تمہارے پر حلال ہیں ؛

سورت نساء فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنٰی وثلٰث وربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ماملکت ایمانکم ؛

ترجمہ ۔ پس نکاح کرو جو خوش آوے تمکو سب عورتوں سے دو - دو - تین تین ۔ چار - چار اور اگر جانو کہ عدل نہیں کرسکتے ۔ تو ایک سے نکاح کرو ۔ یا لوٹ کی لونڈیوں سے صحبت کرو ؛

تفسیر کشاف میں لکھا ہے ۔ "یرید باملکت ایمانہم من اللاتی سبین ولھن ازواج فی دار الکفر فہن حلال لغزاۃ المسلمین وان کن محصنات ؛

ترجمہ "ہاتھ کے مالک ہو چکنے سے یہ مراد ہے کہ وہ عورتیں لڑائی میں بندی ہو کر ان کے ہاتھ میں آئی ہوں ۔ پس وہ عورتیں مسلمان غازیوں کے لیے حلال ہیں اگرچہ وہ شوہر والی ہوں"۔

تفسیر حسینی سورۃ توبہ میں لکھا ہے ۔ "آوردہ اند کہ حضرت رسالت پناہ جندبن قیس را گفت ہل لک فی الجہاد بنی الاصفر تتخذ منہم سراری ووصفا"

سورۃ بقرہ ۔ ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمت اللہ ؛

ترجمہ ۔ تحقیق جو ایمان لائے اور وطن چھوڑی اور جہاد کئے جنہوں نے خدا کی راستہ میں ۔ وہ امیدوار خدا کی رحمت کے ہیں ۔

اس پر شاہ صاحب فرماتے ہیں "بسبب اشتغال بہ جہاد کسب کردن نے توانند" (حاشیہ قران صفحہ ۴۴)

پھر دوسری جگہ حاشیہ قران میں فرماتے ہیں "بعد ازیں خدا تعالے امر میفرماید بصبر بر مشقتہائے جہاد و ثواب صبر ذکر میکند" (صفحہ ۲۲ حاشیہ)

سورۃ صف ۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیر ؛

ترجمہ ۔ ایمان لاؤ ۔ خدا اور رسول پر ۔ اور جہاد کرو خدا کے راستہ میں مال سے اور جان سے یہ تمہارے کو بہتر ہے۔

لوٹ کے مال کی تقسیم

سورۃ انفال ۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربٰی والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللہ ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ - اور جانو کہ جو کچھ لوٹ حاصل ہوئی کافروں سے ہر قسم کی چیز پس پانچواں حصہ اُس سے خدا کا ہے - اور پیغمبر کا ہے - واسطے رشتہ داروں اور یتیموں اور فقیروں اور مسافروں کے - اگر ایمان لایا ہے - تم نے خدا پر -

سورۃ حشر - وما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربے والیتمی والمسکین وابن السبیل -

ترجمہ - جو کچھ مقرر کیا ہے خدا نے پیغمبر پر گاؤں والوں کی لوٹ کے مال سے - پس خدا کے واسطے ہے - اور پیغمبر کے واسطے ہے - اور واسطے اُس کے رشتہ داروں کے - اور یتیموں کے واسطے ہے - اور فقیروں کے اور مسافروں کے -

للفقرا کی تشریح مصنف قران خود کرتا ہے - للفقرا - المہجرین یعنے آن فقراں ہجرت کنندہ ٭ ٭

اور خویشاونداں کی شاہ ولی اللہ صاحب تشریح کرتے ہیں - یعنے خویشاونداں پیغمبر را اور یتیموں اور مسافروں کی تشریح ہم کرتے ہیں - یعنے مسلمان مسافروں اور مسلمان یتیموں کو -

اس کے علاوہ تفسیر جلالین میں اس کی تشریح اور بھی عمدہ طرح پر کی گئی ہے - " وتخص بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومن ذکر معہ فی الایۃ الثانیۃ من الاصناف الاربعۃ علے ماکان یقسمہ من ان لکل منہم خمس الخمس ولہ صلے اللہ علیہ وسلم الباقی یفعل فیہ مایشاء فاعطی منہ المہاجرین وثلاثۃ من الانصار لفقرہم ما افاء اللہ علے رسولہ من اہل القرےٰ کالصفراء ووادی القریٰ وینبع فللہ یامر فیہ مایشاء وللرسول ولذی صاحب القربے قرابۃ النبی من بنی ہاشم وبنی المطلب والیتمی اطفال المسلین الذین ہلکت اباؤ ہم وہم فقراء والمسکین ذوی الحاجۃ من المسلین وابن السبیل المنقطع فی سفرہ من المسلین ٭

(جلالین صفحہ ۱۰۲ حیدری بمبئی ۱۲۹۹ء)

سورۃ توبہ - وعداللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیتخلفہم فی الارض

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کما استخلف الذین من قبلہم ؛

ترجمہ- وعدہ دیتا ہے - خدا اُن کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں البتہ خدا تمکو خلیفہ یعنے حاکم بناویگا زمین میں- جیسا کہ حاکم کیا ہے - اُن کو جو پہلے تھے

سورۃ صف - یا ایہا الذین آمنو اہل اولکم علے تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

ترجمہ- اے مسلمانو تحقیق دلالت کرتا ہوں میں تمکو طرف اُس سوداگری کے یعنے جہاد کے - کہ تمکو چھوڑاوے عذاب الیم سے ؛

جو لوگ جہاد کو عقل سے حل کرتے ہیں اُنکو شاہ ولی اللہ کہتے ہیں کہ چوں جہاد بامرالٰہی است ہمہ خیر است - عقل را در آنجا دخل دادن صحیح نباشد (صفحہ ۸۶ حاشیہ نولکشور)

پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اسلام آرند وہجرت کنند - ایشانرا دوست باید گرفت واگر اسلام نیارند مے باید کشت ،، (صفحہ ۸۷)

پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں " مردم ضعیف الاسلام - در اول اسلام کہ جہاد فرض نشدہ بود - دعوت اسلام نمودند - چوں جہاد فرض شد - ازاں تقاعد کردند واز بعضے کلمات منافقانہ سر بر میزد - وبعضے با مخالفان ہمرنگ شدہ خلاف مرضی آنحضرت رائے میزدند،، (صفحہ ۸۴)

مولویوں کے فضول عذرات کا جواب

بعضے ناواقف اور مباحثہ سے گھبرائے ہوئے مسلمان منقولی دین کی خرابی کو سمجھ مگر تعصب کے سبب سے اوسے چھوڑنا گوارا نکر آیات ذیل دین بالجبر کے مخالف پیش کرتے ہیں- جنکو ہم بجنسہٖ درج کرکے پھر اُن کی تردید سُناتے ہیں ؛

آیت اول - سورۃ بقرہ - لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی-

ترجمہ- جبر کرنا نہیں ہے واسطے دین کے - تحقیق ظاہر ہوئی ہے ہدایت گمراہی سے-

اس کا پہلا جواب- شاہ ولی اللہ صاحب دیتے ہیں- حجت اسلام ظاہر شد پس گویا جبر کردن نیست اگرچہ فی الجملہ جبر باشد،، (صفحہ ۴۱ حاشیہ قران)

دوسرا جواب - مفسر حسینی دیتا ہے "گفتہ اند حکم این آیت بآیت قتال منسوخ

است از تمام قبائل عرب مجز دین اسلام قبول نہ بود - امابا دیگران قتال باید کرد تا جزیہ قبول کنند،، صفحہ ۴۸۰ بمبئی ۱۲۷۹ھ -

ایسا ہی - اتقان میں فاضل جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے -

جواب سوم - خود قران بھی اس آیت کو رد کرتا ہے یا منسوخ - کیونکہ تمام محقق مسلمانوں کی منسوخی آیات قرانی کی بابت یہ رائے ہے ؎

گر ضرورت بود روا باشد - بے ضرورت چنیں خطا باشد

جیسا کہ سورت بقرہ میں لکھا ہے - کتب علیکم القتال وہو کراہ لکم وعسے ان تکرہوا شیا وہو خیر لکم -

ترجمہ - تمہارے پر لازم کیا گیا - قتال کرنا اور وہ تمہیں (بموجب اُس آیت کے) جبر معلوم ہوتا ہے - اور شاید تم اوسکو ناخوش رکھتے ہو - حالانکہ تمہارے واسطے بہتر ہے -

جواب چہارم - سورۃ انفال میں لکھا ہے - قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف وان یعودوا فقد مضت سنت الاولین - وقاتلوہم حتے لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ -

ترجمہ - کافروں کو کہو کہ اگر باز آویں کفر سے تو معاف ہو اُن کو جو ہو چکا اور اگر دوبارہ [illegible] یعنے کفر - تو پڑ چکی راہ اگلوں کی اور جنگ (قتال) کرو کافروں سے یہاں تک کہ فتنہ کفر باقی نہ رہے اور ہو جائے سب دین الہ کا -

پس صاف ظاہر ہے - کہ قران جہاد کی عام طور پر اور کھُلم کھُلا تعلیم دیتا ہے -

دوسری آیت - جسکو مولوی صاحبان دین بالجبر کے خلاف پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے -

سورہ کفرون - لکم دینکم ولی دین -

ترجمہ - تمکو تمہارا دین اور ہمکو ہمارا دین -

اس کا جواب اول - تفسیر جلالین میں لکھا ہے - لکم دینکم الشرک ولے دین الاسلام وہذا قبلی ان یوم بالحرب + + +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ - تم کو تمہارا دین سے مراد شرک ہے - اور ہمکو ہمارا سے مراد اسلام ہے اور یہہ حکم اسلام میں لڑائی (جہاد) شروع ہونے سے پہلے کا ہے *

جواب دوم - ایک اور لائق مولوی خود دیتا ہے "ایک وقت یہ تھا کہ لکم دینکم ولی دین کا حکم ہوا - اور ایک وقت میں صدائے اقتلو المشرکین حیث وجد تموہم - نے دلوں میں جوش ڈالا جب کہ ابتدائے اسلام تھا اور غلبہ نہیں تھا - تو (پہلا) حکم ہوا - اور جب غلبہ ہوگیا - اور شرارت کفار بڑھنے لگی - تو دوسرا حکم ہوا" (تائید اسلام صفحہ ۳۸)

جواب سوم - قران دیتا ہے -

سورۃ تحریم - یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم وماوٰہم جہنم وبئس المصیر * * *

ترجمہ - اے پیغمبر جہاد کر کافروں سے - اور جہاد کر منافقوں سے اور سختی کر اون پر اور جگہ اُن کی دوزخ ہے - اور وہ بڑی جگہ ہے -

جواب چہارم - مولوی حسین واعظ مصنف تفسیر حسینی دیتا ہے - کہ این آیت بآیت سیف منسوخ شدہ" (صفحہ ۳۷۲ جلد دوم سنہ ۱۲۷۹ھ -)

اور دیکھو قران سورۃ بقر - یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر -

ترجمہ - سوال کرتے ہیں تجھ سے ماہ حرام کے بیچ قتال کرنے سے - کہو جنگ کرنا اُس میں سخت گناہ ہے *

اور دیکھو سورۃ حج - وجاہدو فی اللہ حق جہادہ ہوا جتبکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج * * *

ترجمہ - جہاد کرو خدا کے راستہ میں جہاد کے حق کے مطابق یعنے بلادریغ اوسنے یعنے خدا نے چنا تمکو اور نہ رہنے دی تمہارے واسطے دین میں کچھ کمی -

پس صاف ظاہر ہے کہ جہاد سے ہی دین اسلام کی ترقی ہوئی اور تکمیل

تیسری آیت - جسکو ہمارے محمدی بھائی دین بالجبر کے خلاف پیش کرتے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں یہہ ہے ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

سورۃ ممتحنہ - ان تبروہم و تقسطوا الیہم ان اللّٰہ یحب المقسطین ؛

ترجمہ - احسان کرو تم اُن سے اور انصاف کرو طرف اُن کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے - انصاف کرنے والوں کو ؛

اس کا جواب باصواب یہہ ہے کہ جناب مولوی صاحبان آپ اس آیت کا پہلا حصہ ظاہر فرماتے ہیں - مگر اُس کے دوسرے حصہ کو چھپاتے ہیں - ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے - اوس میں کیا لکھا ہے -

ان تولوہم ومن یتولہم فاولیک ہم الظلمون -

ترجمہ - منع کرتا ہے تمکو خدا اس سے کہ تم دوستی رکھو اُن سے اور جو کوئی دوستی رکھتے ہیں اون سے پس وہ ظالم ہیں -

اور ظالموں کے حق میں مصنف قران لعنت کرتا ہے - پس کافروں سے احسان کرنے والے اور اُن سے انصاف کرنے والے ظالم اور ملعون ہوتے ہیں - دیکھئے کتنا اخلاق اور انصاف کا خون ہو رہا ہے ؛

اب ہم ایک اور دعوے بھی رد کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے - جیسا کہ عموماً وخصوصاً مسلمان تحریر کرتے ہیں "ہرقل نے جو سوالات کئے تھے - اُن میں سے چھٹا یہہ تھا - "کوئی اُس (محمد صاحب) کے دین سے مرتد ہوتا ہے یا نہیں - جواب نہیں -" -

(دولت فاروقی صفحہ ۲۱۲ دہلی)

مگر ہم تفسیر سے ثابت کرتے ہیں - کہ یہہ قول مسلمانوں کا بالکل غلط اور سراپا فضول ہے "ابوالحصین نصاری دو پسر قابل داشت ناگاہ ترسایے از شام بمدینہ آمد وایشان با او مصاحبت نمودند بوجہ فسون و فسانہ وے مغرور گشتہ دین ترسائی اختیار کردند - وہمراہ او متوجہ شام شدند" "یکے از یہود ایمان آوردہ نابینا شد و بلا پیش وی آمد با حضرت رسالت پناہ گفت کہ من دین اسلام را شوم گرفتم مہرا اقالہ کن حضرت فرمود ان اسلام لا یقال یہودی مرتد شد و این آیت فرود آمد کہ ہر کہ از دین برگشت زیاں کرد - در دنیا کہ براو رسید و زیاں دارد در آخرت (تفسیر حسینی در سورۃ حج صفحہ ۴۴۸ و ۶۵ جلد ۲)" ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جیسا مشرکوں اور میدان ہائے جنگ میں مبارزین کی تقویت اور ترغیب کے لئے دانشمند سپہ سالار ہر طرح کی تجاویز عمل میں لاتے ہیں - مثلاً باجوں - دل افزا تقریروں اور دیگر اسباب سے اُن کے حوصلوں کو بڑھاتے ہیں اور اُن کی ہمت کو اُبھارتے ہیں ویسا ہی موقعہ پڑنے پر اور مشکلات کے پیش آنے پر قران کریم بھی ایسی تدابیر کو کام میں لاتا ہے اور ٹھیک اہل عرب کے دستور کے موافق جیسے کہ وہ معرکہائے قتال میں رجز پڑھتے - اور ان رزمیہ اشعار سے تیر و تفنگ سے بڑھ کر کام نکلتے ہیں - قران نے بھی شکستہ دل مسلمانوں کے استظہار اور قوت قلبی کو قوی کرنے کے لئے رجزیہ اشعار کے بجائے پُر تاثیر آیات بیان فرمائی ہیں - جنہوں نے قوی اور کثیر مخالفین کے مقابلہ میں سیف و سنان کا کام دیا"
(فصل الخطاب صفحہ ۱۲۸ -)

قران دین کے بڑھانے کی خاطر کافروں - مشرکوں مذہب کے مخالفوں سے جنگ کرتا ہے زر و دولت کی طمع - غلاموں عورتوں کی طمع - حکومت کی طمع - لوٹ مار کی طمع دے کر لڑاتا - اور حوروں - غلمانوں کے ملنے کی ترغیب دیکر جاہل و غریب اعرابیوں کو شہید کراتا اور غازی بناتا ہے -

قران کی بات بات سے دین بالجبر کی شہادت ملتی ہے اور اُس کی فقرہ فقرہ سے قتل و جنگ کی بو آتی ہے - جہاد کو قران تجارت بتلاتا ہے - کہ اگر لڑ کر مر گئے - حور و غلمان ملیں گی - اور اگر فتحیاب ہوئے - لوگوں کی بیشمار عورتیں اور لڑکے اور اونٹ بدفعلی اور خدمت اور حرام خوری کے واسطے موجود ہوں گے -

محمدیوں کی لڑائی کی وجہ خالد نے اپنی سپاہ سے یہ بیان کی ہے "کہ تم روم کی شام فوج کو دیکھتے ہو - تم ان سے بچ کر جا نہیں سکتے - مگر جب تمہاری فتح ہو گی - سارا شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا - پس تم کو چاہیئے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے لڑو -" - (دولت فاروقی صفحہ ۲۴۰ محراب سوم رکن اول)

جو جو چیزیں اعرابیوں کو چاہیئے تھیں - وہی وہی خدا نے بپاسخاطر اعرابیوں

کے سب جنت میں موجود کردیں۔ کہیں بھی کوئی ہندوستان یا چین۔ یا کابل یا فرنگستان یا کافرستان کا خاص میوہ وہاں (بہشت میں) نہیں رکھا۔ غالباً اُنھی معلوم نہیں تھا۔ عرب کو پانی کی ضرورت تھی۔ دودھ کی ضرورت تھی۔ شہد اور شراب کی ضرورت تھی۔ سب بہشت میں موجود کردیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہندوستانیوں کے لئے کیا کیا۔؟ قران خاموش ہے ۹

رسولے چنیں وخدائے چناں۔ جہان چون نگیرد قرار داماں

باب دوم حدیث نبوی

ہم نے باب اول میں بشہادت آیات قرانی نہائیت اختصار کے ساتھ جہاد مسلمانی کا ثبوت دیا ہے۔ اگرچہ وہ راستی پسند اور محقق مزاجوں کے لئے کافی ووافی ہے۔ قران سراپا ایسی ہدایات سے بھرا ہے اور محمد صاحب کا مرتے دم تک یہی وردرہا ہے۔ خلفاء راشدین بھی اسی کے پیرو رہے اور تمام سپہ سالاران فوج سے یہی ارشاد ہوتے رہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے۔

حدیث۔ الجنۃ[۱] تحت ظلال السیوف۔

ترجمہ۔ بہشت نیچے سایہ تلواروں کے ہے۔

اور اس بات کو صرف محمد صاحب نے فرمایا ہی نہیں بلکہ عمل بھی کیا۔ جس سے کوئی باتمیز مورخ انکار نہیں کرسکتا صحاح ستہ میں جو محمدی مذہب کی احادیث کا ذخیرہ ہے۔ خاص کر ایک باب ہی جہاد کے نام سے موسوم ہے۔ اور اوس کی حالت وحرمت ہر ایک محمدی مومن کو معلوم۔

ہم صرف زبانی ہی نہیں۔ بلکہ اون کتابوں کی اصل عبارت لکھ کر مستند ترجمہ سے شہادت دادیں گے۔ اور باحسن الوجوہ ثابت کرکے تجاہل عارفانہ کرنیوالے مہربانوں کو دکھلاوینگے کہ احادیث صحیحہ میں انحضرت کیا فرماتے ہیں۔ اور آپ اُن کے برخلاف ہوکر پبلک کو کیا اولٹا سمجھاتے ہیں

[۱] یہ حدیث فتوح الشام جلد اصفحہ ۲۶۹ نولکشور ۱۲۹۶ھ پر درج ہے +

1150

باب سیوم تاریخ سے

ہمارے ناظرین باتمکین پر مخفی نرہے - کہ تاریخی تحقیقات سے پہلے یہہ دریافت کرنا ضروری ہے - کہ آیا اسلام آجتک کن کن ممالک میں پھیلا تھا - اور کہاں کہاں اب موجود ہے - اور کس طرح پھیلا اور کس طرح مفقود ہوا - جبتک یہ بات ظاہر نہو ساری تحقیقات خام کہلاینگی - پس نہائیت واجب ہے کہ ہم پہلے اس کی مفصل کیفیت عرض کریں

واضح ہو کہ اسلام تیرہ سو سال کے عرصہ میں ممالک ذیل میں پھیلا تھا *

نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں مسلمانی مذہب پھیلا	کیفیت	نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں محمدی مذہب پھیلا اور مفقود ہوا	کیفیت
١	ایشیا	عرب	محمدی - آریہ - بدو	٧	یورپ	پرتگال	اب محمدی مذہب بالکل نہیں
٢	"	روم	محمدی - یہودی - عیسائی				رہا تمام عیسائی ہوگئے ہیں
٣	"	فارس	محمدی - پارسی - آریہ	٨	"	اسپین یا ہسپانیہ	اب محمدی مذہب بالکل نہیں
٤	"	افغانستان	افغان - کافر - آریہ				رہا تمام عیسائی ہوگئے ہیں
٥	"	بلوچستان	بلوچ - آریہ	٩	افریقہ	مصر و شمال	محمدی حبشی - یہودی
٦	"	ہندوستان	آریہ - مسلمان				عیسائی آریہ
			جینی - عیسائی	١٠	"	مراکو	محمدی - عیسائی
			بھیل - گوند - سنتھال				یہودی - حبشی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوائے ان ممالک کے اور جگہہ اسلام کا پتہ نہیں ملتا۔ مگر ان میں سے ملک
اسپین اور پرتگال میں اب اسلام کا نام و نشان نہیں رہا۔ سوائے مسجدوں کے
پُرانے کھنڈروں کے اور کوئی علامت باقی نہیں ہے۔ اب ان دونوں ملکوں
کے باشندے بالکل عیسائی ہوگئے۔ محمدی مذہب قطعی غائب ہیں۔ حالانکہ کئی سو برس تک مسلمان رہے
پس ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان ممالک میں سے ہر ایک کی بابت تاریخی
شہادت سے ذکر کریں کہ وہ لوگ کس طرح مسلمان ہوئے۔

آنریبل سید احمد خان صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "جب کسی ملک کے فتح
کرنے کے لئے لشکر بھیجا جاتا تھا تو اوس لشکر کے سردار کو جو احکام دیئے جاتے
تھے اُن میں امور مفصلہ ذیل پر نہایت تاکید کیجاتی تھی۔

نمبر ۱۔ کوئی عورت اور لڑکا اور بُڈھا اور ضعیف نہ مارا جائے۔
نمبر ۲۔ کسی کا ناک۔ کان نہ کاٹا جاوے۔
نمبر ۳۔ عبادت کرنیوالے گوشہ نشین قتل نہ کئے جاویں اور انکی عبادت خانہ نہ کھود دیئے جاویں۔
نمبر ۴۔ کوئی درخت پھل دار نہ کاٹا جاوے۔

لہ عورتیں مارو نہیں۔ مگر اون بیگانی عورتوں سے زنا۔ جماع۔ متاع۔ ...... بیشک کرو۔ یہ سب
بغیر نکاح کے بھی جائز ہے۔ خاوند سے جدا کرلو۔ بھیڑ۔ بکری کی طرح بیچڈالو۔ حیوانوں کی طرح اُن
کے تمام اعضا برہنہ کرکے دیکھو لڑکوں کو غلام بناؤ...... کیواسطے فروخت کرو۔ صفت رحم کیواسطے تو بڈھا
کافی ہے دولت بیٹے۔ بیٹی۔ جورو مال سب چھین لو۔ بڈھے پر رحم کرو۔ جزاک اللہ۔ بڈھے کے جبراً مسلمان نہ بنانیکا باعث
ہم جانتے ہیں کہ ایک تو وہ شادی کرکے بیٹے بیٹی نہیں پیدا کرسکتا۔ دوم جہاد نہیں کرسکتا۔ پس تکلیف اسلام سے معذور ہے۔
سے بتخانہ۔ گرجے۔ آتش کدہ۔ یہودیوں کے مکان توڑے گئے مسمار کئے گئے۔ گرائے گئے۔ پوجاری برہمن پادری
یہودی۔ کاہن۔ پارسی۔ سب تباہ غلام اور بیدین کئے گئے۔ کیا حضرت ابھی کسر ہے کہ تباہ نہیں ہوئے۔
کسی نماند کہ دیگر۔ تیغ بازکشی (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۷۲ و ۴۷ و ۱۲ و ۵۱۲۔ مطبوعہ لولکشور ۱۲۸۶ھ)
سے قرآن سورۂ حشر میں اس کے خلاف لکھا ہے۔ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفٰسقین۔
ترجمہ:۔ آنچہ بریدند از درختان خرما یا گذاشتند آنرا استادہ بر بیخ خودش۔ پس بفرمان خدا بود۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر ۵ - کوئی عمارت اور آبادی ویران نہ کیجاوے ؎

نمبر ۶ - کسی جانور - بکری - اونٹ وغیرہ کی کونچیں نہ کاٹی جاویں ؎

نمبر ۷ - کوئی کام بغیر صلاح ومشورہ کے نہ ہووے ؎

نمبر ۸ - ہرایک کے ساتھ طریقہ انصاف و عدل برتا جاوے - کسی پر ظلم وجبر نہ کیا جاوے

نمبر ۹ - جو عہد و پیمان غیر مذہب والوں سے کیا جاوے - وہ بیشک وفا کیا جاوے ؎

نمبر ۱۰ - جو لوگ اطاعت قبول کریں - اور جزیہ دیں - اُن کے جان و مال مسلمانوں کے جان ومال کے برابر سمجھے جاویں - اور اُن کے دشمنوں سے اُن کی حفاظت کیجاوے اور تمام معاملوں میں اون کے احکام مثل مسلمانوں کے تصور کئے جاویں ؎

ناخوار کند بدکاراں را - اسی آیت پر فاضل شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں - کہ قطع درخت میوہ دار وقت جہاد جائز است و ترک آں نیز جائز" دیکھو صفحہ ۵۱۲) اسی پر تفسیر جلالین میں لکھا ہے "ما قطعتم یا مسلمین من لینۃ نخلۃ او ترکتموہا قایمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ای خیرکم فی ذلک ولیخزی بالاذن فی القطع الفاسقین الیہود فی اعتراضہم بان قطع الشجر المثمر ۲۲ھ دیکھو تفسیر مذکور مطبوعہ حیدری پریس بمبئی صفحہ ۱۷۲ ۱۲۹۵ء اور مفتاح التواریخ صفحہ ۶۴ ذکر اورنگ زیب حصہ اول ۱۸۸۳ء)

نمبر ۵۵ مکان - مندر - گرجے بشعب برباد کئے - اور جلائے گئے - مگر افسوس کہ آپ چشم پوشی کرتے ہیں ؎

نمبر ۵۶ کونچیں بھی کاٹی گئی ہیں - گھوڑوں کی - اور ہاتھیوں کی سونڈ بھی کاٹی گئی ہیں - مگر خیر کونچیں نہ کاٹو - گلا کاٹو خوب رحم کا حکم ہے آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو ؎

نمبر ۵۱۰ یہ بات بالکل باطل ہے کیونکہ ایسا لکھا ہے کہ "جو کوئی اسلام سے انکار کرے اور ریاست میں اسلام رہنا چاہے تو اوسکے واسطے یہ شرائط ہیں لیویں گے ہم اُس سے جزیہ فی کس اور لڑکی بالغ سے چار دینار - اور پیش کرینگے ہم تم پر کچھ شرطیں کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرائط یہ ہونگی - کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر - اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر - اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو مسلمانوں پر - اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کلیسا اور نہ کوئی دیر - اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پُرانی ہوگئی رسومات تمہاری دین اور شریعت سے - اور ملاقات رکھو مسلمانوں سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے - اور جلدی کرو تم واسطے اجراء اونکی حاجتوں کے - اور اوس چیز کے جو چاہیں وہ اپنی بہتری حال کیواسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُس کے لوگوں کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کرینگے ہم اور اگر جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالیں گے ہم اُنکو اور باندھو تم زناروں کو اپنی کمر و نہیں واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنے عبادت کی اور نہ بجاؤ تم ناقوس کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر ۱۱۔ جب تک اسلام کو قبول کرنیکی دعوت نہ کی گئی ہو منعتا نہ لڑنا چاہئیے۔ (دیکھو تہذیب اخلاق جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۲۸۵ھ)

عرب کسطرح مسلمان ہوا

خود حضرت محمد کے زمانہ میں عرب والوں سے مفصلہ ذیل مشہور جنگ ہوئے ہیں۔ جن میں ہزاروں لاکھوں آدمی تہ تیغ ہوئے۔ صدہا عورتیں لونڈیاں بنائی گئیں اور ہزاروں شتر و بکری لوٹے گئے۔ ہزاروں کے گھر تباہ ہوئے اور جب لوٹ سے کافی سرمایہ جمع ہوگیا۔ تو پھر انعام و اکرام ملنے لگے۔ مال غنیمت دل بیرحم پر عملدرآمد کیا گیا۔ جو ساتھ شریک ہو جاتا۔ وہ غریب چرواہوں کے حق میں گویا بھیڑیا ہو جاتا تھا ہم اس موقع پر مفصل حالات لکھنے سے پہلے عرب کے ایک مشہور و معروف آدمی ابوسفیان کے مسلمان ہونے کا حال درج کرتے ہیں۔

"جب محمد نے مکّہ کے فتح کرنے پر فوج کشی کی۔ تو عباس و ابوسفیان جو فریقین کے مخبر تھے گشت کرتے ہوئے باہم ملے۔ ابوسفیان کو عباس نے کہا۔ کہ اب سب مارے جاؤ گے اوس نے علاج پوچھا۔ عباس اس کو اسلام لانیکے بہانہ پر امان دینے کا وعدہ کرکے محمد کے پاس لے گیا۔ حضرت عمر مارنے کے واسطے دوڑے رات کو اُس کو حفاظت (یعنے حوالات) میں رکھا۔ صبح کو حاضر لایا۔ محمد صاحب نے کہا کہ ابتک وہ وقت نہیں آیا۔ کہ تو کہے کہ خدا وحدہٗ لاشریک اور سوائے اُس کے کوئی معبود لائق پرستش کے نہیں۔ اور میں نبی برحق ہوں۔

حاشیہ صفحہ ۲۳۔ اور نہ بلند کرو صلیب کو۔ اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھ کسی وجہ کے اپنے دین اور کفر کی باتوں سے۔ اور جب نماز پڑھو تم اپنے گرجوں میں تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو اپنی انجیل کے پڑھنے میں"۔ (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۹۶ مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۸۸۶ء)

۱۲ اول اسلام کی دعوت پھر قتل اگر نہ مانے تو۔ دیکھئے صاحب وہ بات موجود ہے جس کے چھپانیکی کوشش کی یعنی یہ کہ اول صرف کہدو کہ مسلمان بنجاؤ۔ اگر وہ انکار کریں پس ڈالو۔ نتیجہ اس کا صاف ظاہر ہے کہ یا مسلمان بناؤ یا قتل کرو۔ تیسری طرح کا تو کوئی علاج نہیں ہے اسی حکم کے مطابق مختلف ممالک میں لاکھوں آدمی بیگناہ گمراہ اور شہید کئے گئے۔ فتوحات مصر والشام والعجم اس کے شاہد ہیں جسے مفصل دیکھنا ہو خود دیکھ لے ورنہ ہم بھی اسی مضمون میں جا بجا شہادتاً پیش کرینگے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ابوسفیان نے کہا کہ ماباپ میرے آپ پر فدا ہوں۔ کیا حلیمی و کریمی آپکی ہے۔ کہ عوض اون
گستاخیوں اور بے ادبیوں کے جو مجھ سے وقوع میں آئیں۔ یہہ عنایت میرے حال پر ہے۔
واقعی کوئی معبود لایق پرستش سوائے خدا وحدہٗ لاشریک کے نہیں۔ مگر تصدیق نبوّت میں تامل
کیا۔ عباس نے کہا کہ زبان بہ تصدیق نبوّت کھول ورنہ خیر نہیں۔ ابوسفیان نے چار ناچار تصدیق
نبوّت کی۔ اور مشرف باسلام ہوا۔ تب عباس نے خدمت اقدس نبوی میں عرض کیا۔ کہ یارسول
الله۔ ابوسفیان جاہ و شرف کو دوست رکھتا ہے۔ اس کو کسی مرتبہ سے مخصوص رکھہ۔
کہ درمیان فریقین کے اُس کو عزت و امتیاز ہو۔ آپ نے (محمد) اس کو اس حکم سے
عزت بخشی۔ کہ جو کوئی گھر ابوسفیان میں داخل ہو۔ وہ امن پانے والا ہے۔ القصہ رخصت
لیکر جانب مکّہ روانہ ہوا۔ عباس مناسب وقت دیکھ کر اور جناب نبوی سے مشورہ لیکر
ابوسفیان کے پیچھے گئے۔ وہ ڈرا۔ عباس نے کہا مت ڈر۔ غرضکہ حضرت عباس نے
ابوسفیان کو کنارہ رستہ پر کھڑا کیا۔ تاکہ سب لشکر اسلام کو دیکھ لے۔ اور رعب اس پر
ہو جائے۔ تاکہ پھر مُرتد نہ ہووے جبکہ لشکر اسلام ابوسفیان کے سامنے سے نکل گیا
لوگوں نے کہا۔ جلد جا۔ اور قریش کو خوف دلاکر اور سمجھا کر حلقہ اسلام میں لا۔ تاکہ
جانیں ان کی مرگ سے امان پاویں۔ ابوسفیان جلد تر جانب مکّہ روانہ ہوا۔ (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ
۳۵۴ و ۳۵۵ سنہ ۱۲۸۱ھ اور ایسا ہی ذکر کتاب سیرت الرسل و تفسیر حسینی جلد ۱ سورۃ توبہ صفحہ ۲۶۰ میں ہے)
جس قدر خوں ریزیوں اور لوٹ مار سے اہل عرب مسلمان ہوئے ہیں۔ اگر اُن کی مفصل
فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر چاہیئے۔ بنابران ہم اختصار پر نظر رکھہ کر اصل
حال عرض کرتے ہیں:۔
غزوہ[۱] ودان۔ غزوہ[۲] بواط۔ غزوہ[۳] العشرہ۔ غزوہ[۴] بدر اولے۔ جنگ[۵] بدر۔ غزوہ[۶] الکدر۔
غزوہ[۷] الانمار۔ غزوہ[۸] بحران۔ غزوہ[۹] سویق۔ غزوہ[۱۰] احد۔ غزوہ[۱۱] حمراء الاسد۔ غزوہ[۱۲] ذات الرقاع

---

[۱] یہہ ایک جگہ کا نام ہے [۲] بواط ایک پہاڑ کا نام ہے [۳] عشرہ ایک گانوں کا نام ہے [۴] بدر نام ایک
چاہ کا ہے [۵] یہہ بھی اُسی چاہ کا نام ہے [۶] یہہ ایک چشمہ کا نام ہے [۷] یہ حملہ نجد کی طرف ہوا تھا

غزوہ بدر الموعد[13] - غزوہ دومۃ الجندل[14] - غزوہ بنی مصطلق[15] - غزوہ بنی لنظیہ[16] - غزوہ خندق[17]
غزوہ بنو طیبان[18] - غزوہ ذوقرہ[19] - غزوہ فتح مکہ[20] - غزوہ ہوازن[21] - غزوہ اوطاس[22] - غزوہ طائف[23]۔
غزوہ بنی قینقاع[24] - غزوہ بنی نضیر[25] - غزوہ بنی قریظہ[26] - غزوہ تبوک[27] ؎

ان ۲۷ مشہور غزوات کے سوا اور بہت سے حملہ و جنگ ہوئے ہیں - جن کی کل تعداد ۸۰ کے قریب پہونچتی ہیں - اس قسم کے صدہا مقابلہ و مجادلہ کے بعد جان کے لالے پڑجانے کے خوف سے بزدل اعرابی مسلمان بن گئے - اور زور آور بہادر شیر دل اعرابی جیسے ابوالحکم علیہ الرحمۃ وغیرہ شہید ہوگئے ؎

حصار قموص کی جنگ میں لکھا ہے - کہ حضرت علی نے حضرت محمد سے پوچھا - کہ کب تک قتل سے ہاتھ نہ اٹھاؤں محمد نے کہا کہ جب تک کہ - اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ - نہ کہیں - تب تک قتل کر" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۴۶ سطر ۱۵ و ۱۶ سنہ ۱۲۸۱ھ)

غزوہ بنی قریظہ کی بابت لکھا ہے کہ سعد بن معاذ نے رسول کو کہا کہ اس بدذات قوم یہودی کا قصہ تمام کرو - غرضکہ قابل جنگ لوگ مارے گئے اور باقی قید کئے گئے - چنانچہ کئی سو آدمی قریظی مدینہ میں لاکر قتل کیا گیا (دیکھو مولوی نورالدین صاحب کی فصل الخطاب صفحہ ۱۵۹ -)

صلح فدک کی بابت لکھا ہے کہ محیصہ بن مسعود حسب ہدایت حبیب رب الودود تشریف لے گئے اور اُس قوم کو پیام دعوت اسلام کر کے پیغام جہاد دیا - مگر انہوں نے نہ پیغام صلح دیا اور نہ لڑنے کو باہر میدان میں نکلے ؎ (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۲۸۱ھ)

---

۹ سویق ستو کو کہتے ہیں - اس لڑائی میں صرف ستو لوٹ میں آئے تھے ۱۰ احد ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ سے ۲½ کوس کے فاصلہ پر ہے ۱۱ یہ جگہ مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے ۱۲ یہہ ایک جگہ کا نام ہے کہ زمین وہاں کی سفید و سیاہ ہے ۱۳ نام مقام کا ہے ۱۴ یہہ ایک مقام ہے مدینہ سے ۱۵-۱۶ کوس ۱۶ نام قبیلہ کا ہے ۱۷ نام قبیلہ کا ہے ۱۸ نام ایک قوم کا ہے ۲۳ نام ایک قلعہ کا ہے۔ ۲۵ نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے ۲۶ نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے ۲۷ ایک مقام کا نام ہے ؎

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

غزوہ بدر کبری میں سعد وغیرہ مسلمانوں نے محمد صاحب کو یہہ رائے دی کہ تیرے لئے ایک تخت گاہ محفوظ علیحدہ مقرر کریں اور اسباب ضروری اُس مامن میں رکھدیں اور پھر مشغول محاربہ ہوں۔ اگر ہم غالب آویں تو فہو المراد۔ والا در صورت عکس قضیہ تو اپنے بادپاء پر سوار ہوکر اپنے تئیں داخل مدینہ کرنا۔ آن حضرت نے سعد کی رائے پسند کی۔ اور دعائے خیر دی۔ بموجب اشارت اصحاب سعادت انتساب ترتیب دار الامن میں مصروف ہوئے اور آناً فاناً میں بنیاد مرتب کیا۔" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۲۸۱ھ دھلی)

غنیمت کے مال بانٹنے پر ہمیشہ جھگڑے ہی رہتے تھے۔ اور اسی لوٹ کے مال کی خاطر سے پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اور اسی کی ترغیب سے مختلف وقتوں میں مسلمان ہوتے رہے۔ (دیکھو صفحہ ۳۱۰ تاریخ انبیا)

ہجری کے سال دوئم میں بیگناہ یہودیوں کا مال و اسباب لوٹا اور اُن کو مدینہ سے نکالدیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "تمام مال و منال اُس فرقہ بداعمال کا مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور حسب قاعدہ مقررہ بعد مجرائے خمس تقسیم ہوگیا"۔ (دیکھو صفحہ ۳۱۲ تاریخ انبیا)

سال سوئم ہجری میں کعب بن اشرف فصیح و بلیغ شاعر کو صرف قریش کا شاعر ہونے کی غرض و جرم میں حضرت محمد صاحب نے ایک حیلہ سوچکر ابو نائلہ و مسلمہ وغیرہ کے ہاتھوں سے قتل کروڈالا۔ اور ابو رافع بن ابی الحقیق کو جان نثاران نبوت نے بیگناہ قتل کرڈالا (دیکھو صفحہ ۳۱۳ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)

جنگ احد کے ذکر میں لکھا ہے کہ جناب سرور کائنات کی پاسبانی و حفاظت میں مہاجر۔ و انصار نے مبالغہ کیا۔ اس لڑائی ہی میں قریشیوں نے اتفاق کیا تھا۔ اس میں اکثر اصحاب رسول۔ و چار مہاجر۔ اور چھیاسٹھ انصار میدان کارزار میں مارے گئے۔ محمد گڑھے میں گر پڑے پاؤں میں خراش آیا لرزہ جاری ہوگیا بڑی مشکل سے طلحہ نے اندر اُتر کر کاندھے پر چڑھایا اور علی نے آہستہ آہستہ ہاتھ پکڑ کر باہر کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چنانچہ لکھا ہے - "غزوہ[1] طایف میں بعد فتح کے ایک جماعت ہوازن نے اسلام قبول کیا اور آپ نے بمقتضائے عطوفت جبلی مال اوران کی اولاد اُن کو واپس دیا - پھر مالک بن عوف کہ سردار قوم لشکر کفار حنین و طایف تھا - عاجز ہوکر مشرف باسلام ہوا - سو شتر مع اہل و عیال او نحو انعام عطا فرمائے - اور اُن کو او پر طایف کے حاکم کیا" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۳۱۲ھ)

ذکر سال نہم میں لکھا ہے: "کہ گروہ گروہ قبائل عرب کے شوکت و ترقی اسلام کی دیکھ کر شرف اندوز اسلام ہوئے - یہاں تک کہ نام اس سال کا سنۃ الوفود کہتے ہیں" (صفحہ ۳۷۱ تاریخ انبیا سنہ ۱۳۱۲ھ)

پھر لکھا ہے - "کہ الغرض علے التواتر فتح پر فتح نصیب اولیاء دین محمدی کے ہوئیں اور گروہ گروہ مخلوق اہل شرک و بدعت سرگردان و پریشان وادی ادبار و انکسار کے ہوگئے اور حلقہ اطاعت اسلام میں داخل ہوکر رسوم کفر و بدعت کو بھول گئے"۔ (تاریخ انبیا صفحہ ۳۸۹ و ۳۹۰) -

اب تک غلامی کا عام دستور عرب میں ہے اور وہ حضرت کے وقت سے جاری ہے - لونڈی اور غلام جسطرح کہ مکہ میں بیچے جاتے ہیں اور خواجہ سرائے بنائے جاتے ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بلکہ روضہ مطہرہ رسول اسلام پر خواجہ سراؤں کا تعین ہے - نہایت قابل افسوس ہے - اور پھر کہا جاتا ہے کہ دین اسلام میں جبر کرنا جائز نہیں !!!

ایک لایق اور قابل قدر مورخ لکھتا ہے کہ عرب والے نوح کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ سام پسر کرشن جی کی اولاد سے ہیں اور اسی واسطے وہ سامی کہلاتے ہیں - دوارکا سے خارج ہو جانے کے بعد سام جی عرب میں جا رہے مع اپنے رشتہ داروں و ملازموں کے اور اسی روز سے عرب آباد ہوا - ورنہ پہلے اس سے وہاں آبادی نہیں تھی اور عرب لفظ سنکرت کا ہے (یعنے آریہ یہ آریوں کا راستہ) ملک مصر کو آریوں کے جانے کا راستہ اور یہہ بات سمجھ میں آجاتی ہے عرب کا انگریزی نام ا رسے بیہ کے دیکھنے سے پس در حقیقت اہل عرب سام جی پسر کرشن جی کی اولاد میں ہیں۔

[1] غزاۃ جنگ با دشمن دین غاز مرد با دشمن دین کارزار کنندہ وجہاد و مجاہدۃ کارزار کردن با دشمنان در راہ خدا "منتہی الارب ربع الاول و الثالث صفحہ ۳۱۳ و ۳۲۱ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ء)

روم کسطرح مسلمان ہوا -

جسطرح ہم نے عرب کی بابت تواریخ معتبرہ کی شہادت سے ثابت کیا ہے - کہ وہ کس جور و ظلم سے مجبور ہو کر مسلمان ہوا - اور کسقدر لوٹ گھسوٹ سے دین محمدی کس غرض سے پھیلایا گیا - وہی حال بعینہ روم و شام کا ہے - چنانچہ مفصل حال اس کا فتوح الشام میں مندرج ہے - اور درحقیقت وہ دیکھنے اور دین اسلام کی قدر جاننے کے واسطے عمدہ کتاب ہے ۔

معاذ بن جبل نے جو ابو عبیدہ کی طرف سے سفیر بنکر گیا تھا - اوس نے بطارقہ حاکم روم کو کہا - کہ یا تو ایمان لاؤ قران و محمد پر یا ہمیں جزیہ دو - ورنہ اس نزاع کا فیصلہ شمشیر کرے گی - ہوشیار رہو " (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۲۱۳ سنہ ۱۲۸۱ھ)

پھر لکھا ہے - ابو عبیدہ نے جو عرضی امیر المومنین عمر کو لکھی - اُس میں لکھا تھا کہ لشکر اسلام اطراف و جوانب کو اس واسطے روانہ کیا ہے - کہ ہر طرف جاؤ - جو دین قبولیں - انکو امان دو اور جو دین متین نہ قبول کریں اون کو تیغ بے دریغ کا رزق کرو " (صفحہ ۱۰۱ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ) -

حضرت ابو بکر نے اسامہ کو سپہ سالار مقرر کرکے بالشکر جرار غزا و جہاد کے واسطے شام کے ملک میں بھیجا - اوس نے وہاں جاکر وہ قلع قمع کیا - کہ تمام کفار کا ناک میں دم کیا اور گھبرا کر اپنے متواطن و مساکن کو چھوڑ بھاگے - اور مارتا دھاڑتا وہاں تک جا پہونچا - اوس حوالی کی مخلوق سے بہت بدلا لیا اور پھر سالماً و غانماً بہت سا اسباب غنیمت لیکر خدمت خلیفہ رسول میں حاضر ہوا اوس وقت اہل بُغض و عناد کی کمر ٹوٹ گئی - کیونکہ اُن نادانوں کا گمان تھا کہ اب اسلام میں بندوبست نہ رہیگا - اور اس قدر قوت نہ ہوگی کہ جہاد کرسکیں (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷ سنہ ۱۲۸۱ھ)

شام کی فتح کے واسطے جو خطوط بہ طلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے حضرت ابو بکر صدیق نے لکھے - اوس میں لکھا ہے - کہ الے جہاد عدوہم و فتوح بلاد الشام (دیکھو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صفحہ ١٣ - جلد اول فتوح الشام مطبوعہ نولکشور ١٢٨٦ھ -)

پھر وہی فاضل مورخ جب اوسکا مال بہت ہاتھ آیا اور [illegible] لکھتا ہے - کہ یزید بن ابی سفیان وربیعہ بن عامر سرداران لشکر نے کہا - کہ مناسب ہے - کہ سب مال جو رومیوں سے ہاتھ لگا ہے - حضرت صدیق کے حضور میں بھیجا جاوے - تاکہ مسلمان اوس کو دیکھ کر قصد جہاد رومیوں کا کریں "- (فتوح الشام جلد اوّل صفحہ ١٣ - ١٤ سنہ ١٢٨٦ھ -)

حضرت ابوبکر صدیق بروقت روانگی ملک شام کے یہہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے - کہ "ڈرتے رہو خدا سے اور اُس کی راہ میں جہاد اور کفاروں کو قتل کرو -" (جلد اوّل فتوح الشام صفحہ ١٩ -)

ایک جنگ میں بملک شام چھ سو قیدی پکڑے آئے - عمرو بن العاص نے اُن پر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُن میں کا مسلمان نہوا - پھر حکم ہوا کہ اُن کی گردنیں ماری جائیں (جلد اوّل فتوح الشام صفحہ ٢٥ نولکشور)

دمشق کے محاصرے کی جنگ میں لکھا ہے - پھر خالد بن ولید نے کلوجس و عزرائیل کو اپنے سامنے بلاکر اُن پر اسلام عرض کیا - مگر انہوں نے انکار کیا - پس بموجب حکم خالد بن ولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمر الطائی نے کلوجس کو قتل کیا - (فتوح الشام جلد اوّل صفحہ ٥٣ نولکشور)

کتاب کا زمانہ ترک حصّہ اوّل مطبوعہ دہلی میں لکھا ہے کہ تین سو سال تک بحکم سلطان روم ہر سال ایکہزار عیسایوں کا بچہ جبراً جان نثاری فوج میں بھرتی کر کے مسلمان کیا جاتا تہا - اور اون کو عیسایوں کے قتل اور جنگ پر آمادہ کیا جاتا تھا اور صرف یہاں تک ہی صبر نہیں کیا جاتا تہا بلکہ عیسائیوں کے نہائت خوبصورت بچے ہزاروں ہر سال غلمان بنائے جاتے اور اُن سے رومی دیندار مسلمان خلاف وضع فطری کے مرتکب ہوتے تھے اور جوان ہو کر اُنہیں غازیوں کے گروہ میں شامل کیا جاتا تھا کہ بہشت کے وارث ہوں " المختصر (مفصل دیکھو اصل کتاب) جس طرح خلفائے کے وقت میں جبراً گرجے گرائے جاتے و برباد کئے جاتے تھے اسی طرح شاہ روم نے بھی ظلم و ستم سے گرجاؤں کو مسجد بنا دیا ؞

فارس (ایران) کسطرح مسلمان ہوا -

اس کا حال روضۃ الصفا جلد دوم - و کتاب مسند التواریخ میں لکھا ہے - جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عمر نے بعد خلیفہ ہونے کے لشکر عرب کو بحکم ویجرد ایران میں بھیجا - کہ اگر اوس ملک کے لوگ خوشی خوشی دین محمدی قبول کریں

تو بہتر - نہیں تو اُن سے محاربہ و مقاتلہ کر کے بزور قران کا معتقد اور محمد کا تابع کرو - جبکہ ایرانیوں نے دین اسلام قبول کرنے سے انکار کیا - تو لشکر عرب نے لڑائی شروع کر کے تین بار ایران کی سپاہ سے شکست کھائی - مگر چوتھی بار اون پر غالب ہوکر دریائے فرات کے گرد نواح کے ملک پر دخل کیا - اِس کے بعد شہریار کا بیٹا یزدجرد جو خسرو پرویز کے نواسوں اور ساسانیہ بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ تھا - ایران کے تخت پر بیٹھا اس وقت سعد ابن وقاص نے جو عرب کے لشکر کا سردار تھا - (گویا ایرانیوں کو محمدی بنانے کا ٹھیکہ دار تھا -)

یزدجرد کے پاس ایلچی بھیجا - تاکہ اوسے دین محمدی قبول کرا دے - اور اگر وہ قبول نہ کرے - تو لڑائی کرے - لیکن یزدجرد نے اُس کی بات نہ مانی - بلکہ خفا ہوکر لڑائی کی طیاری کا حکم دیا - اور بہت سی سپاہ جمع کر کے مقابلہ کیا - یہہ میدان جنگ مقام قادسیہ پر ہوا جب فریقین کے مقابلہ کے بعد لشکر ایران نے شکست کھائی تو کاویانی درفش عربوں کے ہاتھ پڑا - اور پھر اکیسویں سال ہجری میں شہر ہمدان کے پاس نہاوند کے میدان میں دوبارہ لشکر عرب نے سپاہ ایران کو شکست دیکر سارے ایران پر قبضہ کر لیا - اور یزدجرد بھاگ کر مرو کے پاس ایک آسیابان کے ہاتھ سے مارا گیا اور اِس طرح تمام ایران خلفاء کے تحت حکومت میں آگیا - اور دو سو برس عربوں نے اُس ملک میں حکومت کی - اکثر ایرانیوں نے خلفاء اور اُن کے ڈر سے محمدی مذہب قبول کیا - اور جنہوں نے قبول نہ کیا وہ عربوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے - یا وطن سے نکل کر بلوچستان - افغانستان - ہندوستان کی طرف بھاگ گئے - چنانچہ اِن کی نسل اب تک اِن ملکوں میں باقی - اور زردشتی طریق میں ہوکر گبر کہلاتی ہے۔

خلاصہ سب کا یہہ ہے - کہ ایرانیوں نے خدانخواستہ کچھ اس سبب سے دین محمدی قبول نہیں کیا کہ اس طریق میں تعلیم پاکر اور قران کے مطالب اور معنے کو سمجھ کر یا سوچکر دریافت کیا ہو - کہ قران زردشتی مذہب پر (معاذ اللہ) غالب ہے - بلکہ یہ بات صرف لشکر عرب کے زور و ظلم سے ظہور میں آئی (از طریق الحیات فصل ۲ صفحہ ۱۰۱)

پھر لکھا ہے - امیر المومنین عثمان - سعید بن العاص را قائم المقام گردانید و سعید در ہماں سال بطرف طبرستان رفت - امیر المومنین - حسن - حسین - علیہ السلام نیز دراں یورش تشریف داشتند - واز میامن قدوم حسنات لزوم الیشان ولایت جرجان کہ دار الملک استرآباد است مفتوح شد و بعوض صلح مردم

جرجان دو لیست ہزار دینار تسلیم کردند - و اسلام آوردہ خانہ خویش آباد گردانیدند - (تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۶ ذکر ظہور اسلام) ۔

عربی زبان کے مشہور معروف فاضل ڈاکٹر لاٹیز صاحب فرماتے ہیں "حضرت عمر ۱۳۴ھ میں خلیفہ ہوئے کسرائے (نوشیروان) کے ایوان کو خراب کیا - اور کتاب خانوں کو جلایا - اور پانی میں ڈبویا - اور یہی حال سکندریہ کا کیا" (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول صفحہ ۳۰ سنہ ۱۶ھ) ۔

~~عربی زبان کے مشہور معروف فاضل~~ ڈاکٹر لیٹنر صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ "عمر کی خون آشام تلوار نے سارے ایران کو مسلمان کیا - جو بچ سکے - وہ غریب الوطن ہو کر افغانستان - بلوچستان - ہندوستان میں آ گئے - جو اب تک موجود ہیں (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول) ۔

پھر ایک لائق مؤرخ مولوی ذکاء اللہ صاحب فرماتے ہیں "دو پارسی بمبئی میں کثرت سے رہتے ہیں ان کے یہاں آباد ہونے کا سبب یہ ہے - کہ ساتویں صدی میں جب ایران میں اہل اسلام کا تسلط ہوا - اور ساسانیوں کا خاندان تہ و بالا ہوا تو یہ خوف کے مارے ادھر بھاگ آئے - وہ اپنی ہی رسم و آئین کے پابند بدستور چلے جاتے ہیں" (دیکھو تاریخ ہند حصہ اول فصل دوئم صفحہ ۸)

پھر ایک اور تاریخ میں جو بلحاظ تحقیقات کے بہت زیادہ معتبر ہے لکھا ہے "خلیفہ عمر نے ایران کی نعمتوں کو سب اہل لشکر کو یاد کرا کر کہا کہ یہ نعمت و غنیمت ہاتھ نہ آئے گی - جب تک کہ سفر کو اوپر حضر کے اور محنت کو اوپر راحت کے مقدم و اختیار نہ کرو گے - مناسب ہے کہ تم تساہل کو روا نہ رکھو اور جہاد و جنگ کو مستلزم حصول مرادات دارین سمجھو - چنانچہ ابو عبیدہ کو سپہ سالار کر کے ایک کثیر فوج بنا بر فتح ایران) روانہ کی" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۱)

جاپان نام ایک بہادر ایرانی جب مقابلہ میں گرا - اور منتظر اوس کا سر کاٹنے لگا - تب اوس نے (ڈر کے مارے) کلمہ پڑھا - کہ میں مسلمان ہوں - چنانچہ وہ زمرۂ اہل اسلام میں داخل ہوا اور بڑا مرتبہ پایا - (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۲)

یزدجرد بادشاہ ایران کی شکست کا حال لکھتے ہوئے ایک مسلمان مؤرخ لکھتا ہے - کہ یزدجرد کی فوج کے سردار کو (جو اوس وقت سپہ سالار تھا) ایک بدمعاش نجومی نے گمراہ کر دیا - جس سے وہ بزدل ہو گیا - اور یہی بات عربوں کی فتح کی باعث ہوئی (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۸)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مصر و مراکو وغیرہ کسطرح مسلمان ہوئے

عربی کے فاضل اور تواریخ عرب کے ماہر لائق ڈاکٹر لاٹینر صاحب فرماتے ہیں "حضرت عمر کی خلافت کے ۶۳۶ء میں ابو بکر عمرو ابن العاص نے مصر پر حملہ کیا۔ شہر سکندریہ فتح ہوا۔ اور لوٹا گیا۔ کتب خانہ وہاں کا ہینرم کی جگہ جلایا گیا۔ اس جگہ پہلا کتب خانہ جو بادشاہان ٹالومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو آگے ہی قیصر روم کے حکم سے جلایا گیا تھا۔ اوس کے بعد یہہ کتب خانہ طیار ہوا تھا۔ وہ حضرت عمر کے حکم سے جلایا گیا تہا۔" (دیکھو سنین الاسلام حصہ دوم ۱۸۷۶ء صفحہ ۸۰)

محمد کے خط میں ~~ایک منشی محمد صاحب~~ جو بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے لکھا گیا تھا۔ ~~اوس میں~~ یہہ عبارت ہے۔ "والانذار مقاتلہ الکفار حتی یدینوا الناس بدینی و یدخلوا فی ملتی (یعنے خدا نے مجھے حکم کیا ہے۔) ڈرانے اور لڑائی کا کفار سے۔ یہاں تک کہ ور آویں وہ لوگ میرے دین میں اور داخل ہوں میرے مذہب میں" (دیکھو فتوح المصر مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۶ھ صفحہ ۴۲۴ و ۴۲۵)

پھر لکھا ہے۔ "کہ حدیث میں رسول صلے اللہ وسلم سے ہے۔ کہ الحرب خدعۃ" یعنے لڑائی الصلام پاتی ہے۔ ساتھ فریب کے"۔ (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۴۲۵ نولکشور ۱۲۸۶ھ)

عمرو بن العاص نے بادشاہ مصر کے سامنے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہم نے مشرکین کو۔" (دیکھو فتوح المصر ۱۲۸۶ ہجری صفحہ ۴۴۵)

صدہا باشندگان مصر بیگناہ سوئے ہوئے قتل کئے گئے۔ اور کچھ اُن میں سے قید کر لئے گئے۔ اون کی بابت لکھا ہے۔ "بعد اوس کے عرض کیا۔ اون پر اسلام کو۔ مگر سبہوں نے انکار کیا۔ پس ماری گئیں گردنیں اُن کی۔" (دیکھو تاریخ فتوح المصر صفحہ ۴۶۳ و ۴۶۴) *

پلولیس قس عیسائی پر عرض کیا اسلام۔ پس انکار کیا۔ اور کہا کہ بھاگا میں شام سے مصر میں۔ پر ڈالدیا مجھکو مسیح نے تمہارے ہاتھوں میں۔ نہیں شک کرتا ہوں میں اسبات میں کہ مسیح مسلم میں۔ اور میں کافر ہوں تمہارے دین کے ساتھ تھا۔ پس ماری خالد نے گردن

اوس کی ''۔ (دیکھو فتوح المصر سنہ ۱۲۸۶ھ صفحہ ۴۶۷) ؛

تیرہ سو مرد قبطی قید کیئے گئے۔ جن میں سے حکم ہوا کہ جو اسلام قبول کرے اوسے رہائی دو۔ ورنہ باقی سب کو مار ڈالو۔ چنانچہ عرض کیا اسلام کو اُن پر خالد نے۔ پس انکار کی اکثروں نے اور جس نے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اوس کو اور نیکی کی ساتھ اُس کے۔ اور جس نے انکار کیا اسلام سے۔ حکم کیا خالد نے اُس کی گردن مارنے کا۔'' (از فتوح المصر صفحہ ۴۹۵ سنہ ۱۲۸۶ھ)

اسی تاریخ میں اکثر جگہ لکھا ہے کہ ''جب یوں قتل عام شروع کیا۔ اور لوگوں کی جورو دختر وغیرہ چھیننے لگے۔ تو بخوف قتل اور امید رہائی کے ہزاروں لوگ مسلمان ہو گئے۔ (مفصل دیکھو صفحہ ۴۸۴ و ۱۲۵ فتوح المصر)

اور اگر کوئی مفصل حال مکاری۔ فریب۔ دروغگوئی سپہ سالاران لشکر محمدیہ کی دیکھنا چاہئے۔ تو دیکھے (فتوح المصر کے صفحات ۴۳۶ و ۴۴۷ و ۴۶۴ و ۴۶۶ و ۴۷۰ و ۴۷۱) ؛

بلوچستان کس طرح مسلمان ہوا۔

محمود سنہ ۹۹۶ء میں تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۰۲۹ء میں مرگیا مطابق سنہ ۴۲۰ھ کے چنانچہ لکھا ہے ؛

''دریں ایام خبر رسید کہ مردم قیرات (قلات) و ناردین۔ کہ از ممالک سرحد ہندوستان است۔ قلادہ مسلمانی در گردن نینداختہ اند و سر از اطاعت و انقیاد شرع محمدی پیچیدہ بیشتر بت پرست اند سلطان محمود لشکر جمع آوردہ از قسم درودگر و آہنگر و سنگ تراش جمع کثیر ہمراہ گرفتہ رو بآن دیار نہاد۔ نخست قصد قیرات کردہ از معتزات ساخت (ظاہر اقیرات جائے است سرد ما بین ہند و ترکستان میوہ بسیار دارد و چوں حاکم آنجا اطاعت کردہ مع متوطنان آن دیار اسلام آوردہ و سلطان حاجب علی بن ارسلان جاذب را بہ تسخیر ناردین فرستاد۔ او رفتہ آنجا را مفتوح گردانید چنانچہ بردہ و اموال بسیار بدست افتاد۔ و چوں بتخانہ بزرگ راکہ در آنجا بود شکستند سنگے منقور و منقش از انجا بیرون آمد کہ باعتقاد ایشاں از بنائے آن چہل ہزار سال شدہ بود۔ سلطان بد انجا رفتہ قلعہ ساخت۔'' (دیکھو تاریخ فرشتہ ذکر سلطان محمود

مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۳ سطر ۱۲ سے ۱۷ تک)

بہت شائد رائے کرنل ٹاڈ صاحب کے کچھ شک معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کہ بلوچستان کے اکثر فرقے اُن جادون کی نسل سے ہیں جو دوآرکا کی آپس کی لڑائی کے بعد سندھ پار چلے گئے۔ گوت بلوچوں کا [illegible] کہلاتا ہے اور اس گوت کی وجہ تسمیہ کی نسبت قیاس کیا گیا ہے۔ کہ جب یہہ لوگ ھندو (آریہ) تھے تو بباعث ہونے اولاد سام پسر سری کرشن کے سامی (یا سام جا) کہلاتے تھے۔ یا خود سری کرشن کی نسل میں ہونیکے سبب سے یہہ گوت مشہور ہوا۔ کیونکہ سری کرشن جی کا ایک نام سیام (یا سام بھی ہے) (دیکھو تاریخ بلند شہر مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۰۵ و ۳۸۶)

پھر لکھا ہے۔ حجاج بن یوسف از قبل ولید بن عبدالملک حاکم عراقین بلکہ ملک ایران و توران بود۔ در صدد تسخیر بلاد ھندوستان شدہ نخست محمد ھروں را در اوایل ۸۶ھ ہجری باسپاہ پر تہور بولائیت مکران فرستاد۔ او بدانجا رسیدہ آن مملکت را بحوزہ تصرف آوردہ بسیارے از ساکنان آن دیار کہ بلوچان ازاں طایفہ آند۔ بشرف اسلام مشرف گشتہ رعایا باداے مال دیوانی پرداختہ و رواج اسلام دراں طرف ازاں تاریخ بہم رسید (فرشتہ صفحہ ۳۱۱ مقالہ ہشتم نولکشور)

افغانستان کسطرح مسلمان ہوا

اگرچہ اس کا مفصل حال کسی ایک تاریخ میں ہمکو نہیں ملا۔ مگر جتنا موجودہ تاریخوں سے پتہ مل سکا۔ وہ ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

محمد قاسم فرشتہ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔ "لشکر غور و بادغیس بکابل فرستادہ اہالی آنجا را جبراً و قہراً مطیع و منقاد گردانید،، (جلد اول صفحہ ۱۷)

پس صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ بھی قرآن کو فصاحت میں لاثانی جان اور محمد صاحب کو نبی گردان کر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ بزور شمشیر مسلمان بنائے گئے۔

ماموں رشید نے جب اس ملک میں چڑھائی کی جو ۸۱۲ء کا ذکر ہے اوس کی

بابت مولوی محمد شبلی صاحب پرفیسر محمڈن کالج فرماتے ہیں۔ کہ ماموں نے لشکر جرار اس ملک کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا۔ چنانچہ اوسی لشکر جرار کے خوف سے بمقابلہ تباہ ہونے کے والئے کابل مسلمان ہوا۔ (مفصل دیکھو ہیروز آف اسلام جلد دوم)

اور اسی نواح کا ایک اور حاکم بھی اوس کی تلوار کے ڈر سے مسلمان ہوا اور اوس کا بُت مکہ میں صفا و مروہ کے درمیان ڈلوایا گیا (ہیروز آف اسلام)

آنریبل الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں کہ قوم جادو سندھ کے پار بعد مرنے کرشن کے جا رہی تھی۔ (از تاریخ ہندوستان)

افغان لفظ ہی اصل میں سنسکرت کا ہے۔ اپ گان

یعنے بے قاعدہ ہے راگ جن کا یا جو قوم علم موسیقی سے محروم ہے اور یہ بات زیادہ تشریح کی محتاج نہیں غنیمت یکھنا ہے

سگ اف اف زاغان غان گرفتند ٭ حریفان نام شان افغان گرفتند۔

علاوہ بران ابھی تک افغانستان میں ہزاروں جگہ اُن کی پہلے مذہب کی علامتیں موجود ہیں۔ سوات اور لونیر کے پہاڑوں کی غاروں میں کئی طرح کی مورتیں نکلتی ہیں جو ساری کی ساری ہندوں کے دیوتاؤں کی تصویروں سے مشابہ ہیں۔ کابل سے کئی میل اس طرف بتخاک وغیرہ مقام ہیں اور ایسی ہی تخت باہی اور جمال گڑھی میں بھی ہندو مذہب کے ہزاروں نشان ابھی تک موجود ہیں۔ اور اون کے لباس بھی پورانے آریوں سے ملتے ہیں ٭

بے تعصب مورخین نے جہانتک پٹھانون کی بابت تحقیقات کر کے صحیح نتایج نکالے ہین وہ تمام تر ہماری بیان کے شاہد اور ہمارے منشا کی مطابق ہین مہابھارت کے زمانہ سے راجہ بھوج کے زمانہ تک ہندؤن اور اون کا دھرم واحد تھا ٭

چنانچہ کرنیل ٹاڈ صاحب بہت یقین سے قوم جادو کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ اقوام افغان اصل میں یہودی نہ تھے۔ یادو تھے۔ اس بحث کو کرنیل صاحب نے بہت قابلیت کے ساتھ لکھ کر ثابت کیا ہے۔ کہ اون کا یہودی ہونا بالکل غلط ہے۔ اون کی رائے اور تحقیقات کی مطابقت اس قوم کی روائیتوں سے بخوبی ہوتی ہے۔ مشہور ہے۔ کہ دوارکا سے خارج ہونے کے بعد کرشن کی اولاد نے سندھ ندی کے دونوں طرف چند

نئی نئی ریاستیں قایم کیں ۔ اور اوہیں جادون کے راجہ گج ۔ والی بھیرہ نے اپنا راج پچھم کی طرف بڑھایا ۔ اور قلعہ گجنی جواب غزنی لکھا جاتا ہے تعمیر کرایا ۔ ایک دفعہ روم و خراسان کے بادشاہوں نے متفق ہو کر گجنی پر حملہ کیا ۔ اوس لڑائی میں راجہ گج مارا گیا ۔ لیکن اوس کا بیٹا سالباہن بچکر پنجاب کو چلا آیا ۔ اور اوس نے پنجاب میں سلبان پور ۔ یا سلوان کوٹ (جسے اب سیالکوٹ[1] کہتے ہیں) آباد کیا ۔ اور چند سال کے بعد پھر گجنی پر دخیل ہو گیا چنانچہ عرب سے مسلمانوں کی آمد تک اوسکی ورثاء افغانستان میں حکمرانی کرتے رہے کہتے ہیں کہ مغلوں کی قوم چغتا یعنے چغتائی کا مورث چکیتو نبیرہ سالباہن تھا ۔

آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں جادو پنجاب سے نکالے گئے ۔ تب انہوں نے لکھی جنگل میں پناہ لیکر اول شہر تنوت پھر دیراول پھر جیسلمیر اوسی جنگل میں آباد کئے ۔ زوال کے دنوں میں بہتیرے جادو جاٹ کہلائے ۔ بلکہ ہو گئے ۔ اور بہتیرے اور قوموں میں مل گئے ۔ جو خالص رہے ۔ وہ بھٹی جادو کہلانے لگے ۔" (دیکھو تاریخ راجستان میں حالات جیسلمیر) ؛

"چند سال ہوئے جبکہ فوج انگریزی کی مہم ستانہ پر ہوئی تھی ۔ اوسی ایام میں بہت تائید رائے کرنیل ٹاڈ صاحب کے تحقیق ہوا تھا ۔ کہ علاقہ یوسف زائی میں پٹھانوں کی ایک قوم اب تک جدون (جادون) کہلاتی ہے ۔ اور اوس کی قدیم روایتوں کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ اصل میں جادو تھے ۔ کسی زمانہ میں گجرات سے آ کر یہاں آباد ہوئے" ۔ (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲) ۔

نوٹ :۔ نامہ نگار کو کئی سال تک بہ ہنگام ملازمت سرکاری پٹھانوں کے درمیان رہنا پڑا ۔ برسوں کی تحقیقات سے یہی ظاہر ہوا ۔ کہ وہ لوگ اصل میں جادو تھے ۔ یوسف زائی کے علاقہ سے اوپر خیر علاقہ ہے ۔ اور اوس ٹپہ کا نام جدون یا گدون ہے اور صرف یہی نہیں ۔ بلکہ وہاں کے دیہات یا مقامات کے نام اب تک سنسکرت اور آریہ زبان کے معلوم ہوتے ہیں ۔ جیسے رانی گھاٹ ۔ سٹ لنگ ۔ سوانتھ ۔ لونیر یا بھونیر ۔ بیٹراہ یم روده یا جم روده ۔ مہمنہ یا مہاسنہ ۔ چترال ۔ قلعہ سیتارام ۔ پشاور کے علاقہ کا

[1] بلوچستان میں شہر کوئٹہ کا بھی اصل نام سالکوٹ تھا جو غالباً سالباہن کا آباد کردہ ہے اب غلط العام سے کوئٹہ ہو گیا اور اسیطرح بلوچستان کے تمام شہروں کے نام سنسکرت میں ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اصل نام قصبہ بلگرام - اوڈی گرام - بڈہ بیر - متھرہ - اوتم البلاش یا اوستابلاق - کہٹک یا خطک یا کٹھکا - گرھی گوجر گرھی وغیرہ - پس درحقیقت پٹھان جادوں (یادوں) کے خاندان سے ہیں اور کافرستان یعنی ہوکہ کابل - کشمیر - چترال - تاتار کے درمیان سیکڑوں میل کا ملک ہے - لعنی یہاں اب تک وہ جادوان بنسی لوگ رہتے ہیں - پس یہہ سارے لوگ جبراً و قہراً مسلمان ہوکر اپنے ست دھرم سے ہٹاکر محمدی بنائے گئے ۔

جادو سے جاٹ کہلانے کا یہہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ جب جادوں نے (جو راجپوت تھے) کھیتی باڑی شروع کی اور آوارہ گردی اور ودیا کے نہ پڑہنے کے سبب اصلیت بھول گئے - د - ت آریہ ورت کی اکثر زبانوں کے اندر بدلتا ہے اور فارسی میں بھی سنسکرت کی جات کا زاد - ذات بنجاتا ہے پس بعضے سرحدی ملکوں میں جہاں جادو کے تھوڑے گہر ہوئے اور جاٹوں کی زیادہ تو جادو سے جاتو اور جاتو سے جاٹو بنا اور بہت جلد جاٹ ہوگیا ۔

اس کے سوا ہماری رائے میں قوم جاٹ اصل میں جادو ہیں - اصل میں یہہ شبد یادو تھا - یادو سے جادو بنا - جیسے آریہ سے آرج - بعد اس کے غلط العام سے جاو اور جات ہوکر جاٹ ہوگیا اور انہیں لوگوں نے جزیرہ جٹ لینڈ وغیرہ آباد کئے - اکثر مقامات پر اسی جادو قوم کے نشان ملتے ہیں ۔

ہندوستان کسطرح مسلمان ہوا -

مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر فرماتے ہیں - " یہہ اصلی مسلمان کل مسلمانوں سے جو اس ملک میں آباد ہیں - آدھے ہوں گے - باقی آدھے ایسے ہی مسلمان ہیں جو ہندوں سے مسلمان ہوئے ہیں - مردم شماری سرکاری سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہندوستان میں چار کروڑ دس لاکھ مسلمان رہتے ہیں - اُن میں سے زیادہ مسلمان ایسے ہیں - جو ہندوں سے مسلمان ہوئے ہیں - گو اسلام نے اُن کے عقائد کو بدل دیا - مگر اُن کے رسم و رواج کو نہ بدل سکا - گو وہ آپس میں مل جُل کھانے پینے لگے - مگر شادی بیاہ میں اب تک گوت بچاتے ہیں - کھانے پینے میں بھی انگریزوں کے ساتھ ایسا پرہیز

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرتے ہیں جیسے ہندو۔ غرض اسلام کا اثر ہندوؤں پر ایسا نہیں ہوا۔ جیسا کہ ہندوؤں کا اثر اسلام پر ہوا
(دیکھو تاریخ ہند حصہ اول فصل دوم صفحہ ۹)

اب ہم بتلاتے ہیں کہ اتنے جو مسلمان ہیں۔ یہہ کسطرح مسلمان ہوئے ہیں۔ اور کب سے ہوئے ہیں۔ اور سب سے پہلا مسلمان اس ملک میں کون ہے ؟

ملک ہندوستان میں سب سے اول مسلمان ۱ باپا راجپوت والی چتوڑ نے ۸۱۲ء میں کھمات کے حاکم سلیم کی لڑکی سے شادی کر لی۔ اور مسلمان ہوا مگر مسلمان ہو کر مارے شرمندگی کے خراسان چلا گیا۔ پھر نہ آیا۔ اوس کا ہندو بیٹا تخت پر بیٹھا" (دیکھو آئینہ تاریخ نما صفحہ ۶ ۱۸۸۱ء)

خلیفہ عمر نے بھی کچھ فوج ہندوستان کی فتح کے واسطے بھیجی۔ لیکن اوس کا سپہ سالار پہلی ہی لڑائی میں مارا گیا۔ پھر خلیفہ علی نے لشکر بھیجا کچھ ملک سندھ کے کنارے کا فتح کیا۔ لیکن علی کے مارے جانے پر وہ لشکر اوس ملک کو آپ ہی چھوڑ کر چلا گیا"۔ (دیکھو آئینہ تاریخ نما صفحہ ۶ ۱۸۸۱ء)

۸۱۲ء میں خلیفہ مامون رشید نے بڑے لشکر کے ساتھ ہندوستان پر چڑھائی کی۔ باپا کا پوتا اوس وقت چتوڑ کا حاکم تھا نام اس کا راجہ کھمان تھا اوس سے اور مامون سے چوبیس لڑائیاں ہوئیں۔ لیکن آخر کار مامون شکست کھا کر ہندوستان سے بھاگ گیا۔ (صفحہ ۶ آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء اور دیکھو مفتاح التواریخ صفحہ ۷ ۱۸۸۳ء طبع ثالث حصہ اول)

۲ ہندوستان کا دوسرا مسلمان ۲ راجہ سکھ پال نام محمود کے ہاتھ بہ سبب طمع حکومت کے مسلمان ہوا مگر لکھا ہے کہ "جب محمود بلخ کی طرف گیا تو اوس نے پھر ہندو بن کر اوس کی اطاعت سے سر پھیرا۔ محمود نے ۱۰۰۷ء میں اوسے پکڑ کر جنم بھر کے لئے قلعہ میں قید کر دیا" (صفحہ ۱۹۔ آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء اور مفتاح التواریخ صفحہ ۹ ۱۸۸۳ء حصہ اول)

اب ہم محمود کے ہندوستان پر آنے کی وجہ بتلاتے ہیں ؛

لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں کہ "محمود کا ہند کی دولت پر تو دانت تھا ہی۔ مگر ساتھ ہی یہہ بھی آرزو تھی کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتوں کو تلوار کے زور سے دین اسلام میں داخل کرے۔ اور اس کا سبب زیادہ تر یہہ ہوا کہ خلیفہ بغداد نے اوس کے مذہبی جوش کو دیکھ کر ایک گراں بہا خلعت اُس کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پاس بھیجا - اور امین الملتہ و یمین الدولتہ کا خطاب دیا تھا - پس محمود نے یہ عہد کر لیا کہ دین اسلام کے پھیلانے کے لئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کرونگا۔" دیکھو (مختصر تواریخ ہند ۱۸۷۴ء لاہور صفحہ ۴۸) اور (تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۶)

پھر لکھا ہے کہ "دوسرے مذہب والوں کو زبردستی مسلمان بنا لینا۔ یہہ اوس مذہب والوں کے نزدیک اُن دنوں نام پیدا کرنے کے لئے ایسی ایک بڑی بات تھی کہ محمود سا حوصلہ دار اس عجیب بینظیر ملک کو چھوڑ کر کب کسی دوسرے ملک پر دل چلاتا بھلا امرت پھل چھوڑ کر وہ کب اندرائین کھاتا۔" (صفحہ ۸ آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء)

تاریخ یمینی میں لکھا ہے کہ "محمود نے گنگا کے کنارے ۱۰ ہزار کے قریب مندر توڑے۔ اور اپنے سپاہیوں کو لوٹنے اور قیدی لینے کی اجازت دی - جسنے جدھر راہ پائی بھاگ گئے۔ سب بیوہ اور یتیموں کی طرح پریشان ہوئے۔ جو نکل نہ جا سکے قید کئے گئے"۔ (صفحہ ۱۰ - آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء)

پھر لکھا ہے "سنہ ایکہزار عیسوی میں محمود نے ہندوؤں پر جہاد کیا اور بارہ دفعہ ہندوستان پر آیا"۔ (تواریخ ہندوستان صفحہ ۱۸)

پھر لکھا ہے - "محمود کی غرض ان حملوں میں جہاد کرنے اور ملک کی دولت لوٹنے سے تھی"۔ (صفحہ ۹ - مفتاح التواریخ ۱۸۸۲ء)

متھرا کے شہر میں شاہ محمود شمشیر پکڑ کر گھس گیا اور تمام بتوں کو پائمال و مسمار کیا طلائی و نقرئی اصنام کو تڑا ڈالا"۔ (تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۲)

"محمود راستہ میں متھرا کو تباہ کرتا گیا - بیس دن تک اوسے لوٹا - اور مورتوں کو تڑوا کے مندروں میں جا بجا آگ لگا کر کام تمام کیا - سو اونٹ نری توڑی ہوئی چاندی کی مورتوں سے بھر کر لیگیا - پانچ مورتیں خالی سونے کی تھیں - اون میں ایک کا وزن ہمارے اب کے چار من سے اوپر تھا - مہابن کو قتل عام کیا - راجا اپنے بال بچوں کو مار کر آپ بھی مر رہا - اس بار محمود یہاں سے پانچہزار تین سو آدمیوں کو غزنی لیگیا"۔ (صفحہ ۱۱ - آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء اور (مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۱۰ - ۱۸۸۳ء)

دوسرے برس محمود نے پانچویں بار ارادہ جہاد کا کشور ہند پر کیا - اس کے دل میں ہوائے تسخیر نگر کوٹ

جسکو قلعہ بھیم بھی کہتے ہیں۔ اور جوالا مکھی یعنے چشمہ آتش سے (جو محل عجائب مخلوقات کا ہی) کچھ دور ہے پیدا ہوئی۔ جتنا مال اوس مین تہا۔ غارت کیا اور غزنی کو ساتھ غنیمت بیقیاس کے مراجعت کی وہاں جاکر اوس نے بڑی ضیافت کی اور اپنی رعایا کو غنایم بے بہا ہند سے خبردار کیا" (تواریخ ہندوستان صفحہ ۸۰ سنہ ۱۰۰۸ ع)

"تہانیسر کا بت خانہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ انہوں نے اوسے تاراج کیا اور بتوں کو توڑا۔ اور ایک بت جوان میں بڑا معزز اور نامی تھا۔ اوسے ولائیت غزنی کو بھجوا دیا۔ تاکہ اوس پر مسلمان قدم رکھیں۔ اوسے پائمال کریں۔ دو لاکھ ہندو مقیدین غلامی میں بھیجے گئے۔ اور بسبب کثرت ان غلاموں کے شہر غزنی مثل شہر ہندؤں کے معلوم ہوا" دیکھو صفحہ ۸۰ تاریخ ہندوستان سنہ ۱۰۱۴ع ہندو اس قدر بندی میں آئے کہ قیمت اون کی دو دو روپیہ ہو گئی" صفحہ ۸۳ دیکھو تاریخ ہندوستان)

محمد غوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بنارس میں گیا۔ اور اس شہر کو لوٹا۔ اور بت خانے خاک میں ملائے" (صفحہ ۱۰۵ تاریخ ہندوستان)

"محمد غوری نے دلاوری فطری سے گکھڑوں پر یورش کی۔ اور انہیں ایسا تنگ کیا۔ کہ صرف انہوں نے اطاعت ہی قبول نہ کی۔ بلکہ مسلمان ہو گئے" (صفحہ ۱۰۶ تاریخ ہندوستان)

"بختیار نے گور میں عبادت گاہوں ہنود کو مسمار کیا۔ اور اون کے سنگ و خشت وغیرہ سے مساجد۔ و مدارس۔ کاروانسرائے تیار کرائے" (صفحہ ۱۱۳ تاریخ ہندوستان)

"علاؤالدین کے حکم سے ایک مسجد بجائے بتخانہ سومنات کے تعمیر ہوئی۔ شہر پٹن جسکی تمام عمارت سنگ مرمر کی تھی۔ خاک میں مل گیا۔ اور مورت بدھ کو گرا دیا۔ اور کتب مستعملہ باطلہ رسومات ہنود کو جو موافق طریقہ بدھ یا پرانوں کے تہیں جلا دیا۔"

نوٹ:۔ اس مہم میں ایک غلام خوبصورت کافور نام۔ اور کولا دیوی بی بی راجہ کی جو حسن و جمال میں نظیر بیچ ہندوستان کے نہ رکھتی تھی۔ ہاتھ آئی۔ یہہ عورت حرم سرائے شاہی میں داخل ہوئی۔ اور کافور زمرہ نوکران دربار میں مقرر ہوا۔ اور ایسا ہی دیول دیوی کا لوٹ لانا اور حرم سرا میں داخل ہو جانا" دیکھو صفحہ ۱۲۹ و ۱۴۲ تواریخ ہندوستان)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضیاءالدین برنی اپنی تاریخ فیروزشاہی - اور ابوالقاسم اپنی تاریخ فرشتہ میں لکھتے ہیں (بذکر علاؤالدین خلجی)" کہ بادشاہ نے ایک روز قاضی مغیث سے سوال کیا - کہ کس ہندو کو ذمی اور خراج گذار سمجھنا چاہئے - جواب دیا کہ جو غایت درجہ کی اطاعت کرے - اور اپنے مذہب کی اہانت ہوتے پر بھی محصل کا حکم بجا لاوے - اور بلا عذر خراج ادا کرے - اگرچہ کافروں کا قتل کرنا بہر کیف جائز ہے - لیکن امام حنفی کا مسلہ ہے کہ قتل کے بجائے کافروں سے جزیہ لیا جاوے - اور جزیہ کے وصول کرنے میں ایسی تنگ طلبی ہو کہ انکو تکلیف سے حتے الامکان قتل کے قریب پہونچے - بادشاہ نے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہاری کتابوں سے ناواقف بھی ہوں تو بھی اپنی عقل کی زور سے وہی کام کرتا ہوں جسکی اجازت پیغمبر نے دی ہے - اُسی بادشاہ کے روبرو ایک روز قاضی نے عرض کیا تھا کہ اے حامی اسلام! تیرے عہد سلطنت میں ہندو اس ذلت و مصیبت کو پہونچے ہیں کہ ان کے زن و بچہ مسلمانوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں اس عمدہ نتیجہ کی تعریف تمکو مبارک ہو - اور میں کفیل ہوتا ہوں کہ اگر اس نیک کام کے عوض میں تیری زندگی کے تمام گناہ معاف نہ کئے جاویں - تو قیامت کے دن تو میرا دامنگیر ہونا" (دیکھو تاریخ بلندشہر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۷) اور دیکھو اتہاس ترناشک صفحہ ۶۱ - جلد سوم بار اول ۱۸۸۴ء) اور تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۱ مقالہ دوم)

جبراً اسلام قبول کرانے کا جوش جو محمد تغلق کے بعد فرو ہو گیا تھا - سکندر لودھی کے عہد میں ترقی پا گیا - لیکن اسی کی زندگی تک رہا" (صفحہ ۳ تاریخ بلند شہر ۱۸۷۶ء)

"عالمگیر اورنگ زیب کی سلطنت کے نشانوں میں سب سے زیادہ نمایاں نشان اس ضلع (بلکہ سارے ہندوستان) میں چند نو مسلم خاندان باقی ہیں اس بادشاہ کی مذہبی طرفداری کا ایک چھوٹا سا نمونہ یہ ہے کہ قصبہ آہار کے ناگر مسلمانوں کے اسناد کہنہ کے طومار میں ہم نے ایک پروانہ دیکھا ہے - جس میں یہاں کے حاکم کو عالمگیر نے لکھا تھا - کہ "چودہریان آہار (ضلع بلندشہر) کا خاندان بہت بڑھ گیا ہے - اور ہر ایک شخص عہدہ چودھرائیت کا کام کرنا چاہتا ہے - اس سے رعایا کو تکلیف ہوتی ہے - آئندہ کو مناسب کہ کل خاندان سے دو آدمی منتخب کر لئے جاویں اور اُن کے سوائے اور کسی کو سرانجام کار چودھرائیت کی اجازت نہ ہو - اور چونکہ حال میں فلاں دو شخصوں نے اس خاندان سے اسلام قبول کیا ہے - اس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

واسطے انتخاب مین ان سے زیادہ کوئی منتخب نہین ہین۔ یہی دو لو آہار کے چودھری مُقرر کیے گئے نہین ہین،، (تاریخ بلندشہر ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۶ و ۲۷)

اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین قانونگویان سے ایک شخص (بلندشہر کا) مسلمان ہوا اُس کی اولاد ۸۰ برس تک اس قصبے کے باشندون مین سرگروہ رہی،،۔ (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۳۲)

ٹمٹہ یعنے ڈور مسلمان یہہ لوگ اولاد وسی اجے پال ڈور کے ہین۔ جس نے دغا کر کے قلعہ کا دروازہ کھولدیا۔ اور شہاب الدین غوری کی فوج کو قلعہ مین دخل دیکر اپنے ولی النعمت راجہ چندر سین کو قتل کرایا۔ اس خدمت کے عوض مین مسلمان کیا گیا۔ سلطان غوری نے اجیپال کو خطاب ملک محمد دراز قد کا بخشا۔ اور پرگنہ برن کا چودھری مُقرر کیا گیا۔،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳)

مفصل فہرست ادن مندرون کی (اگر کوئی دیکھنا چاہیے) جو مسلمانون نے جبراً گرا کر مسجدین بنائین یا تباہ کئے یا توڑ دیئے (تو دیکھو رسالہ مخزن العلوم بریلی ماہ مارچ ۱۸۷۱ء جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۴۴ سے ۵۰ ماہ نومبر نمبر ۱۱ صفحہ ۳ تک)،،

۲۳۰۰ بھٹیر کو تیمور نے قتل کروایا۔ اور شہر کو جلادیا معہ رئیس کے۔ سرستی پر تاخت کی اور اس شہر کو پھونکا۔ اور وہان کے باشندون کو تہ تیغ کیا۔ مؤرخین اسلامیہ کہتے ہین کہ اس نے بعد تحقیق اس امر کے کہ اکثر قیدی کافر ہین۔ ایک لاکھ ان مین سے مروا ڈالے۔ اسے قتل بنی آدم سے کمال خوشی حاصل ہوتی تھی۔ اور بعضے وقت بعد بڑے کشت وخون کے وہ سر مقتولین کو بطور منارہ کے چُن دیتا۔ اور اس نہج سے اپنے تئین محظوظ کرتا (تواریخ ہندوستان مطبوعہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ اور مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۲۶)

اکبر کا ہندو راجپوتون سے جبراً بیٹیان لینا بھی ایک اسلامی ظلم کا نشان ہے۔،، (سیر المتاخرین صفحہ ۲۷)*

عالمگیر کے زمانہ مین امار کے ناگر (برہمنون سے) دو نے اسلام قبول کیا اور اس ذریعہ سے سب بھائی بندون کو پرگنہ کی چودھریت سے کے موروثی عہدہ سے خارج کر کے خود چودھری بنے۔ اب ہندو ناگرون کی زمینداری صرف دو گانو اور مسلمان ناگرون کے تین گانو مین ہے ۱۸۵۷ء کی غدر مین مسلمان ناگرون مین بعض نے بغاوت اختیار کی اور اس جرم کی سزا مین اُن کی جاگیرین و ملکیت ضبط سرکار ہو کر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راجہ گور سے شامل ہوئیں مرادآباد کو انعام دی گیئین "۔ (دیکھو تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۰۲)

تگا برہمن ۔ سب سے زیادہ خاندان اس قوم کا قصبہ سیانہ مین ہے ۔ لیکن نصف سے زیادہ آدمی اِس خاندان کے عالمگیر کے وقت سے مسلمان ہین ۔" (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۰۴)

لال خانی بڑگوجر ٹھاکر ۔ اشرف نامہ مین اشرف خان لال خانی نے لکھا ہے ۔ کہ پرتاب سنگہ کی نوین پشت مین لال خان ہوا ۔ اگرچہ یہہ نام مسلمانی معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن لال خان حقیقت مین مسلمان نہ تھا ۔ اصلی نام لال سنگہ تھا ۔ اکبر بادشاہ نے خطاب خانی کا بخشا ۔ تب اوس نے اپنے نام مین بجائے سنگہ کے خان کا لقب شامل کرلیا ۔ سالباہن پسر لال خان نے شاہجہان کے حضور ۶۴ کی زمینداری حاصل کی ۔ اور اس کا پوتا اعتماد رائے عالمگیر کے زمانہ مین مسلمان ہوا ۔ (تاریخ ضلع بلندشہر صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴)

بعض بعض لال خانیون کے سوا سب مسلمان بڑگوجر ابتک ہندوؤن کی اکثر رسمون کو مانتے ہین ۔ اپنے گوت مین شادی نہین کرتے ۔ گاؤکشی سے پرہیز کرتے ہین ۔ لڑکے کے دو دو نام رکھتے ہین ۔ ایک ہندو ۔ ایک مسلمان اور مثل اپنے ہندو بھائیون کے شادی کے ایام مین دروازہ پر تصویر اوس کہاری عورت کی بناکر پوجتے ہین کہ جسکی دعا کو موجب ترقی اپنے بزرگون کا اس دیار مین باور کرتے ہین" (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶)

"بہال راجپوتون مین سے کیرت سنگہ کی ساتوین پشت مین مسمی کہمان چند ۔ دریا خان لودھی حاکم سنبھل کی خوشنودی کے واسطے خضر خان پادشاہ کے عہد مین مسلمان ہوا ۔ اور اس حکمت سے اوس نے اپنی موروثی کے علاقہ مین نصف حصہ پایا ۔ حالانکہ اوس کا بھائی کل علاقہ کا دعویدار تھا ۔ مسلمان ہونے کے بعد کہمان چند کا نام لہاخان رکھا گیا ۔ اور پرگنہ کی چودھرائیت کا عہدہ پایا ۔ اون کے ورثا خواہ ہندو ہون خواہ مسلمان ابتک چودھری کہلاتے ہین" (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۱۷)

"حصار کے ضلع مین بھٹے یا جٹیوار جادو زیادہ تر مسلمان اور کمتر ہندو ہین" (بلندشہر کی تاریخ صفحہ ۳۲۴)

تنوریا تومر راجپوت ۔ راجہ بہہ پال نے جو انگپال کی دسوین پشت مین تھا [illegible] یہہ موضع بہرسانہ آباد کیا ۔ چنانچہ بہہ پال کی اولاد سے ۵۴ گاؤن ابتک آباد ہین اوسی کی نسل مین بلندشہر کے تنور ہین ۔ لیکن اکثر اون مین مسلمان ہوگئے ہین ۔ مسلمان تنورون کی روایت ہے کہ ہمارے مورث اعلے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ناگل سنگہ نام کو کسی جرم مین قطب الدین ایبک بادشاہ نے علاوہ سزا کان کاٹنے کے جبراً مسلمان کیا تھا - چنانچہ ناگل سنگہ کا بسایا ہوا موضع بوچا ناگل بلندشہر سے چار میل پر ابتک آباد ہے - تھوڑا عرصہ ہوا کہ موضع مذکور مین تنور مسلمان رہتے تھے - اب ان تنورون کی رشتہ داری جھوجھون کے ساتھ ہونے لگی - اور چونکہ جھوجھون کی قوم ادنے گنی جاتی ہے - اِس واسطے یہہ تنور بھی راجپوتون کی فہرست سے خارج ہین،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۲۶)

"چوہان - راجپوت کالو کا سر حاکم سکندرآباد نے کٹوایا - اِس ظلم کے سبب پتھراج نبیرہ کالو نے حاکم مذکور کو قتل کیا - اور سر لیے بیچنے کیواسطے پادشاہ کے پاس جاکر مسلمان ہوا - پادشاہ نے صرف پتھراج کا قصور ہی معاف کیا - بلکہ اوس کو رفیق بنایا - اور خطاب آرک رائے کا بخشا - اور نگون کے ۳۲ گانون کی زمینداری عطا کی" (صفحہ ۳۲۷ و ۳۲۸ تاریخ بلندشہر)

"برگلہ راجپوت اورنگ زیب بادشاہ کیوقت سے بہت سے برگلہ مسلمان ہین - (صفحہ ۳۲۹)

"برن وال ویشون مین ایک شخص اورنگ زیب کے وقت مین مسلمان ہوا - بعد ازان اوس کی اولاد اس قصبہ بلندشہر مین کچھ عرصہ تک سب سے زبردست رہی - اب بھی اون کی بالیستین بلندشہر کے متصل چند قطعات معافی اور موضع چاندپور کی زمینداری ہے -،، (صفحہ ۳۳۵)

میو شودر مسلمانون کی ابتداء آمد مین اِس قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے - مسلمان میو پرگنہ اگوتہ کے چند گانون کے زمیندار ہین - لیکن عادتون مین اپنے ہندو بھائیون سے کچھ بہت بہتر نہین ہیں -،، (صفحہ ۳۶۳)

مغلون کی بعض قومون کی نسبت بھٹی جادون دعوے کرتے ہین کہ جس زمانہ مین ہمارا راج غزنی زابلستان مین تھا - یہہ لوگ ہماری قومون سے نکل کر مغلون مین داخل ہوگئے،، (صفحہ ۳۷)

تو مسلمون مین ارزل قوم کے لوگ - مثلاً جولاہ - قصاب - رنگریز - دھوبی - لوہار وغیرہ اپنے تئین اکثر شیخ کہتے ہین،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۷۴)

"خاص مغلون کے علاوہ کچھ چھوچھے مغل بھی کہلاتے ہیں - لیکن اون کی نسبت یہہ روایت ہے کہ کسی مغل امیر نے ارزل قوم کے ہندوؤن کو مسلمان کیا تھا - اونہین کی اولاد سے یہ چھوچھے مغل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہین اور چونکہ مغل کے ہاتھ سے مسلمان ہوئے ۔ اس واسطے مغل کہلاتے ہین ۔ (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۴۸) ۔

ایک اور لایق مؤرخ فرماتے ہین ۔ کہ منگولین قوم (مغلون) کا مورث اعلیٰ منگل نام چھتری تھا ۔ اور وہ بہادر راجہ ایک وقت چینی تاتار کی طرف سیر کیواسطے گیا تھا ۔ اور وہان ہی جا کر سکونت اختیار کی ۔ یہہ بات مہابھارت کے یدھ سے پہلے کی ہے (جسکو آج چار ہزار چار سو نوے سال ہوتے ہین "۔ (دیکھو تاریخ ہندوستان)

پھر لکھا ہے ۔ کہ یہہ ضلع (بلندشہر کا) مسلمان بادشاہون کے دائرہ سلطنت (یعنے دہلی) سے قریب تھا ۔ اس واسطے دور کے ضلعون کی بہ نسبت تعلیم اسلام کا اثر یہان زیادہ ہوا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ضلع مین نومسلم کثرت سے ملتے ہین ۔ یہان کے نومسلمون مین راجپوت سب سے زیادہ معزز ہین ۔ یہہ لوگ اپنی اصل نسل کو فخر کے ساتھ قایم رکھتے ہین اور دوسرے نومسلمون مین رشتہ داری کرنے سے پرہیز کرتے ہین ۔ راجپوت مسلمانون کے سوا اور سب نومسلم اپنی قوم کو اکثر چھپاتے ہیں ۔ نومسلمون مین کے پہاسو وغیرہ کے لال خانی ۔ اور کیسہ کے ثابت خانی بڑگوجرون ۔ اور اگر کے چوہانون ۔ اور خورجہ کے بہالون اور تل بیگم پور کے بھٹون اور بلندشہر کے ڈورون ۔ اور اہار کے ناگرون ۔ اور برن کے برتوالون ۔ اور سیانہ کے تگون ۔ اور پرگنات دنکور وسکندرآباد کے برگلون کے مسلمان ہونے کا ذکر ان کے ہندو ذات کے ساتھ ہو چکا ہے ۔ باقیماندہ نومسلمون مین قوم جھوجہ قابل تذکرہ ہے اس قوم کے لوگ ضلع بلندشہر کے پانچ گانون مسلم کے زمیندار اور چھ گانون کے حصہ دار ہین ۔ بعضے اپنا گوت مغل بعضے ترک ۔ بعضے راجپوت بعضے برہمن بتلاتے ہین " (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۸۷)

قوم جولاہی (بافندہ) نومسلمون مین داخل ہین ۔ جولاہے سوائے کپڑا بننے کے اور پیشہ کم کرتے ہین اس ضلع مین مسلمان جولاہے کثرت سے ہین ۔ حالانکہ ہندو جولاہے شاذونادر ملتے ہین لفظ جولاہا حقیر سمجھا جاتا ہے ۔ اس واسطے جولاہے تعظیماً اپنی ذات مومن ۔ نورباف ۔ سفیدباف بتلایا کرتے ہین مذہبی تعصب مین جولاہے سب مسلمانون پر فایق ہین ۔ ہر شہر و قصبہ مین چند جولاہے قران کے حافظ ہوتے ہین ۔ حالانکہ لکھنا پڑھنا مطلق نہین جانتے ۔ (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۸۸)

" جاٹ مسلمان کو لولا اور تگا مسلمان کو مولا کہتے ہین ۔ بھٹیارے بھی ادنے قسم کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نو مسلم ہین جنکو شیر شاہ بادشاہ نے مسلمان کیا - وہ شیر شاہی کہلاتے ہین - اور جو سلیم شاہ کے عہد مین مسلمان ہوئے - وہ سلیم شاہی مشہور ہین - تمیز ان دونون قسمون مین یہ ہے کہ شیر شاہیون کی عورتین لہنگا پہنتی ہین اور سلیم شاہیون کی عورتین پاجامہ استعمال کرتی ہین ان دو گوتون کے علاوہ بھٹیارون کے دو گوت اور بھی ہین - ایک چڑیمار - دوسرے کھتری - لیکن اس ضلع مین یہ دونون گوت شاذ و نادر ملتے ہین - بھٹیارون مین شادی کے وقت ہندؤن کی بعض رسوم ابتک مانی جاتی ہین" - (دیکھو تاریخ بلند شہر مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹)

نوٹ :- ہمارے خیال مین بھٹیارے مسلمان ہندو کہارون سے ہوئے ہین - کسی وقت بادشاہی ڈولہ اُٹھانے کے واسطے ہندو کہار پکڑے جاتے ہونگے - جس سبب ڈر کے مارے غریب مسلمان ہوگئے - دین اسلام نے اُن کی کوئی عزت نہین کی جیسے پہلے ہندو رہکر مچھلی مارا کرتے تھے ویسے ہی مسلمان بنکر مچھلی مار اور چڑیمار ہوگئے - اور پورب کی طرف کہار اپنے آپ کو جل کھتری کہتے ہین - پس مسلمان ہوکر اون کا گوت صرف کھتری رہگیا - اور ماشکی - سقاب - بہشتی کہلائے مولف)

"ہائے افسوس ان مسلمانون نے اس دیش کو ادہی حالت مین دبا رکھا - ایران - توران - شام - افغانستان حضرت مسلمان جہان گئے - یہی حال ہوا - ان کی عملداری مین کوئی دیش اونچی (ترقی) کی سیڑھی پر نہین چڑھا -

سکندر لودی کے عہد مین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک برہمن نے عرض کیا کہ ہندو اور مسلمان دونون کا دین سچا ہے - بادشاہ نے یہ سنکر اُس کو قتل کروڈالا" ہندؤن کی تیرتھ جاترا اپنی قلمرو مین بند کردی - جو شہر اور قلعہ فتح ہوتا - وہان کے مندر اور مورتین توڑ ڈالتا - متھرا مین ہندؤن کی حجامت کرنی موقوف کردی تھی - (دیکھو صفحہ اول آئینہ تاریخ نما ۱۸۷۳ء صفحہ ۵۰)

ان لوگون نے اپنی کتاب مین لکھی ہوئی بات کے سوائے کسی جدید کا تحقیق کرنا بہت ہی بُرا - اور لونڈی غلام بنانا بھی ساری دُنیا کی آرائش مان لی" (صفحہ ۵۴ و ۵۵ - اتہاس ترناسک ۱۸۷۴ء)

سید احمد خان صاحب فرماتے ہین "سیاست مدن مین ایشیا کے مسلمان نہایت ابتری کی حالت پر ہین بخارا اور خیرا اور مسقط اور زنجبار مین جیسے شرع اور عقل اور انصاف اور اخلاق کے

تربیت

برخلاف سیاست کے قاعدہ جاری ہیں اور جن میں بعض ظلموں کے دور کرنے کے لئے یوروپ کی تا
یافتہ گورنمنٹوں نے اپنا فرض بھی ادا کیا اُن سے مسلمانوں کی بہت کچھ بدنامی ہوتی ہے - ہان یوروپ کی ۵۱
دیکھا دیکھی ٹرکی اور مصر اور ٹونس مین کچھ کچھ ترقی شروع ہوئی ہے اور سیاست مدن کی اصلاح ہوتی
جاتی ہے - ان کے پورانے تاریک خیالات بدلتے جاتے ہین " (صفحہ ۱۵۱ تہذیب اخلاق جلد ۴)
چنانچہ ایک نامہ سے جو سلطان نے جنوری ۱۸۶۷ء مین شاہ بخارا کو لکھا تھا - جبکہ اُس
نے سلطان سے بمقابلہ روس کے مدد مانگی تھی شاہ بخارا و سلطان کے خیالات کا تفاوت معلوم ہوتا ہے
سلطان لکھتا ہے کہ اب سلطنت یہ ہے کہ اپنے دوست اور آشنا کو پہچانتا رہے اور سلاطین دور
و نزدیک سے راہ و رسم جاری رکھے اور رشتہ محبت و الفت کو مضبوط رکھے - مگر تم نے کسی سلطنت سے
راہ و رسم ظاہر پیدا کی اور وضع اور برتاؤ اپنا یہ رکھا کہ کوئی سیاح یا کوئی وکیل کسی سلطنت کا تمہارے
ملک مین وارد ہوا اگر وہ قوم انگریز یا روس ہوا تو اُس کو تم نے سر بازار قتل کیا - اور اگر اہل ایران تھا تو شیعہ
ہونے کے سبب پکڑ کے فروخت کیا - اور اگر باشندہ روم تھا تو اُس پر تہمت جاسوسی اور خفیہ نویسی لگا کر
چاہ سیاہ مین قید کر کے ہلاک کیا اب الفت کرنا چاہتے کہ یہ راہ و رسم کیسی ہے - تم نے وہ طریقہ رکھا
ہے کہ کسی سلطنت کی تمہارے ساتھ دوستی نہیں اور اب کس واسطے اور کس رابطہ سے امداد چاہتے ہو
اور باظہار کون سے راہ و رسم کے شاہ روس سے لڑون " (تہذیب اخلاق صفحہ ۱۵۱ یکم شوال
۱۲۹ سنہ جلد ۴) *

ایک فرنگستانی عالم و مورخ ملک ہسپانیہ مین عربون کی کرتوت کو ان الفاظ سے شروع
کرتا ہے *

کہ عرب کی فوج نے قصبون کو لوٹا اور ملک کو برباد و تباہ کیا - گرجاؤن کو ناپاک کیا - ایک ذہبی
مورخ لکھتا ہے کہ جلاوطنون کی تکلیف نے فتح کنندون کو آرام دیا " - (دیکھو قرناسک حصہ سوم صفحہ
۴۳ سنہ ۱۸۰ بار اول)

ہندؤن کی ہتک پر مسلمانون کا ہمیشہ خیال رہا ہے - چنانچہ امیر خسرو سا بھلا مانس بھی اپنی
کتاب میں ان ہندؤن کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے ؎ زاغ رو زاغ چہرہ زاغ سرشت -
مسلمان بادشاہ ... ہم نے تین طرح کے ٹھہرائے ہیں - پہلے وہ جو ڈاکوؤن کی طرح

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندوستان پر گرے اور جہاد یعنے مذہبی لڑائی کے نام سے - لیکن اصل مین لوٹ کے مال اور لونڈی غلام کے لالچ سے آکر یہان رہے - ورنہ دو چار پشت تخت پر بیٹھے - عمر بھر لڑتے جھگڑتے رہے - محمد بن قاسم اور محمود غزنوی سے لیکر بابر اور ہمایون تک اکثر اسی قسم مین ہین - دوسرے وہ جنکو ملک کے انتظام کی فرصت ملی - اکبر سے اورنگ زیب تک اس قسم مین ہین - تیسرے وہ جنکے وقت مین مسلمانون کا زور گھٹا اور سلطنت کو زوال ہوا (اتہاس ترنا شک صفحہ ۷۰ جلد سوم)

"خود تیمور نے اپنے ہندوستان مین آنے کے دو مقصد لکھے ہین - اسلام کے دشمن کافرون سے لڑنا اور اس دین کی لڑائی سے عاقبت کی بخشش کا امیدوار - اور دوسرا دنیا کا کہ مسلمانون کی فوج کافرون کا مال لوٹے اور فایدہ اٹھاوے - مسلمانون کو لوٹ کا مال ایسا حلال ہے جیسا ما کا دودھ" (صفحہ ۵۰ ترنا شک کے حصہ سوم - اور ملفوظات تیموری) اور دیکھو تیمور کے ظلم (اتہاس ترنا شک کی جلد سوم صفحہ ۵۶ و ۶۸ و ۶۹ - بار اول سنہ ۱۸۸۳ء)

محمد بن قاسم نے سندھ فتح کرنے پر تیس ہزار آدمی قید کئے - اون مین سے چھ ہزار راجہ کے سر کے ساتھ بغداد خلیفہ ولید کے پاس بھیجے - خلیفہ نے کچھ کو بیچا - کچھ کو انعام مین بانٹ دیا - راجہ کی بھانجی بیچاری جیسا کو اپنے بھتیجے کے حوالہ کیا - اور محمد بن قاسم کو لکھا کہ کافرون کو امان ہرگز نہ دینی چاہیے - سب کو ہلاک کرنا چاہیے - صرف اون کو جیتا رکھو جو بڑے درجے کے ہون - یہی خدا کا حکم ہے ؛

"دیوال مین مندر ڈھائے گئے - مسجدین بنین - تین روز تک قتل عام رہی - قیدی غلام بنائے گئے - لوٹ اکٹھی کی گئی "

"منیرون مین مورت توڑی گئین - رادر - اور اسکاند مین تمام ہتیار بند قتل کئے گئے - بہو بیٹی - بچے لونڈی غلام بنائے گئے "

"محمد بن قاسم نے جب برہمن آباد لیا - ۶ ہزار مارے گئے - بیس ہزار قید مین آئے - اون مین دو راجہ کی لڑکیان تھین وہ قیدیون کے ساتھ بغداد پہونچین اور خلیفہ کے حرم مین داخل کی گئین - عرض کیا کہ ہم آپ کے لائق نہین رہین - ہمکو محمد قاسم نے خراب کیا - خلیفہ نے اوسی دم اپنے ہاتھ سے فوج کو حکم لکھا کہ محمد بن قاسم کو بیل کی تازی کھال مین جیتا سیکر فوراً بھیجدو - غرضیکہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس طرح پر اوس کی نعش بغداد مین پہونچی اور اون لڑکیون کو دکھلائی - وہ ہنسین کہ ہم نے اس بہانہ سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لیا - خلیفہ نے ہاتھ کاٹا - اور دونو لڑکیون کو دیوار مین چنوایا - مگر میر محمد معصوم لکھتا ہے کہ گھوڑے کی دُم سے باندھ کر تمام شہر مین گھسیٹنے کا حکم دیا - اور پھر اون کی لاش کو دجلہ ندی مین پھکوایا

(صفحہ ۵۷ اتہاس تمر ناسک حصّہ سوم ۱۸۷۳ء بار اوّل)

"سب سے اوپر دکھ دائی جزیے کا محصول ہے - خلیفہ عمر کے قاعدہ بموجب غیر مسلم سے - ہندؤن سے - مقدور والون سے ۴۸ - اوسط درجہ والون سے ۲۴ - غریب مزدورون سے ۱۲ درہم لینے کا حکم تھا - لیکن ۱۰۰ برس کے اندر دوسرے عمر نے یہ حساب نکالا کہ جو سال بھر مین پیدا کر سکتا ہو - اپنی گذر بموجب اوس مین سے رکھ کر باقی سب سرکار مین داخل کرے - عجب تماشا ہے - ہندؤن کا ناش کرنا اور اون کی مورت مندرون کو توڑنا تو یہ بڑا دھرم سمجھتے تھے"

(صفحہ ۵۸ - اتہاس تمر ناسک حصّہ سوم ۱۸۷۳ء)

نظام الملک اپنے مجمع الوصایا مین لکھتے ہین - کہ "بادشاہ ہمیشہ بیگمون کے قابو مین رہا کرتے ہین - اور محمود سے بادشاہ کا بھی یہی حال تھا - اپنی بیگم مہد چگل کے برخلاف کچھ نہ کر سکتا تھا -"

ایک اور مسلمان مورخ لکھتا ہے "قطب الدین ایبک نے جب میرٹھ فتح کیا تمام مندر اور دیولون کو مسجد بنایا - بُت پرستی کا نام و نشان نہ باقی رہنے دیا - کوئل مین جس نے دین اسلام نہ قبول کیا قتل کیا گیا - اسی طرح جب کالنجر گیا - مندر کو مسجد - پچاس ہزار آدمیون کو غلام بنایا" (دیکھو تاریخ تاج المعاصر)

ایک اور مورّخ ایماندار مومن لکھتا ہے کہ "میرے وقت مین بختیار خلجی نے جب بہار فتح کیا - وہان سر منڈے برہمن بہت پائے - سب کو کٹوا ڈالا" (دیکھو طبقات ناصری)

جلال الدین فیروز خلجی نے جہلسا سے ہندؤن کی بہت پُرانی پیتل کی مورتی منگا کر اس کو اپنے قلعہ کے دروازے پر مسلمانون کے پیرون سے روندایا ~~پامال کیا~~ اور دو دفعہ مالوہ لوٹا - (دیکھو تمر ناشک صفحہ ۶۰ حصّہ سوم -)

مولوی عبد اللہ وصاف صاحب اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ علاؤالدین خلجی نے کھمبات

کی طرف فوج بھیجی - داہین بائین ہر طرف اوس ناپاک ملک مین سخت دل ہوکر اسلام کے لیئے
سب کو کاٹتے گئے " (دیکھو تذکرۃ الامصار)

" اس لوٹ مین بہت سا مال علاؤالدین کی فوج کو ہاتھ لگا - بیس ہزار سُندر استریان
(خوبصورت عورتین) جو قید مین آئی تھین لونڈی بنائی گئیں - اور لڑکے لڑکی بھی استنے لیئے کہ
قلم لکھ نہین سکتا - اس بادشاہ کو کاٹنے اور جلانے مین ذرا بھی تامل نہ تھا" (دیکھو تذکرۃ الامصار)

فیروزشاہ بادشاہ کے بابت لکھتا ہے کہ "فتح کانگڑہ کے وقت مین اس نے مورتون
کو توڑکر اون کے ٹکڑون کو گوماس کے ساتھ توبرون مین بھرکر برہمن پوجاریون کے گلے مین
لٹکادیا اور تمام بازار مین پھرایا -" (تاریخ فرشتہ و تنرنا شک صفحہ ۶۴ حصہ سوم) -

ایک دن اسے خبر پہونچی کہ دھلی مین ایک بوڑھا برہمن رہتا ہے - اپنے گھر
مین برملا مورت کی پوجا کرتا ہے - تیوہار پر اور بھی ہندؤن کو پوجا کے لیئے اپنے گھر بُلاتا ہے
اوسے فیروزشاہ نے مورت سمیت پکڑوا منگایا - مولویون نے فتوے دیا - کہ مسلمان
ہوجائے نہین تو جیتا جلایا جائے - برہمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا قلعہ کے
دروازہ کے سامنے چتا بنواکر ہاتھ پاؤن بندھواکر مورت سمیت اوس پر رکھواکر سارے دربار
کے سامنے جلوادیا اور یہی فیروزشاہ اپنے فتوحات مین لکھتا ہے کہ " ہندؤن اور بُت
پرستون نے جزیہ دینا قبول کرلیا تھا - اس لیئے اون کو اور اُن کے بال بچون کو امن دیا
گیا تھا - اب انہون نے شہر مین اور گرد نواح مین نئے مندر بنوانے شروع کیئے - یہ شرع
کے خلاف ہے - کیونکہ اوس مین حکم ہے کہ ایسے مندر نہ رہنے پاوین - خدا کی ہدایت سے
مین نے ان مندرون کو توڑا اور کافرون کے اون سرگروہون کو کہ جنہون نے دوسرون کو
گمراہی مین ڈالا تھا قتل کیا اور باقی کو کوڑے لگوائے اور سزائین دین - یہانتک کہ یہ خرابی
بالکل دور ہوگئی - موضع تلوہ مین ایک کُنڈ ہے ہندؤن نے اوس پر مندر بنائے - اور پرب
اور تیوہارون پر قطار باندھ باندھ گھوڑون پر سوار وہان جانے لگے - اون کی عورتین اور لڑکے
بالے بھی پالکی اور گاڑیون مین بیٹھ کر جاتے تھے - ہزارون جمع ہوتے تھے اور مورت پوجتے
تھے - جس دن میلہ تھا مین خود وہان گیا اور حکم دیا کہ اون لوگون کے سرگروہ قتل کیئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاوین - باقی کوئی سخت سزا نہ پاوین اور مندر سب توڑ کر اون کی جگہ مسجدین بنوائی جاوین ''

''اسی طرح کچھ ہندؤن نے موضع کوہانہ مین مندر بنایا تھا - اور وہان جمع ہوکر مورتون کا پوجن شروع کیا تھا - گرفتار ہوکر میرے سامنے آئے - مین نے حکم دیا کہ اون کے سرگروہ دروازے کے سامنے قتل کئے جاوین - اور اون کی پُستکین اور مورتین اور پوجا کے برتن سب اوسی جگہ جلا دیئے جاوین - جسمین ظاہر ہو کہ دارالاسلام مین کوئی ذمی ایسا مکروہ کام نہین کرسکتا ہے - '' (صفحہ ۶۵ تمر ناشک حصّہ سوم ۱۸۷۳ء) اور (تاریخ فتوحات فیروز شاہی)

برہمنون نے جزیہ لگانے کے سبب سے دہائی دی - اور فریاد کی - اس دہائی اور فریاد کے الفاظون کو شمس سراج مین کلمات پُر نغمات لکھا ہے -

''دو ہندو صرافون نے بادشاہی سکّہ کی چاندی کم وزنی بتلائی - کہ ٹکسال والے کا فریب ہے - بادشاہ نے ایماندار وزیر کی صلاح سے ایک فریب کرکے صرافون کو جلاوطنی کا حکم دیا اور داروغہ ٹکسال کو خلعت دیا - '' (تاریخ فیروز شاہی)

''غیاث الدین تغلق نے اپنے بھائی رجب کی شادی کے واسطے سنا کہ رانا مل بھٹی کی لڑکی بہت حسین ہے - فوج لیکر چڑھا اور جبراً اوس سے لڑکی چھین لی - ورنہ سب اوس کے رشتہ دارون کو قتل کر دیتا - '' (دیکھو تمر ناشک صفحہ ۶۶ حصہ سوم)

جب فیروز شاہ نے جیسلمیر پر حملہ کیا - تو اوس وقت اون کے ظلمون سے تنگ آکر سولہ ہزار عورتون نے جوہر کیا یعنے ستی ہوگئین - اور ایک دفعہ ۱۲۹۵ء مین انہین ظلمون سے تنگ آکر ۲۴ ہزار عورتون نے آگ اور تلوار سے خودکشی کی تھی - ٹاڈ صاحب نے راجستان مین اس کو واضح کرکے لکھا ہے - '' (دیکھو تمر ناشک حصّہ سوم صفحہ ۶۷)

تیمور نے جب جمون کے راجا کو گرفتار کیا - اوسی دم مسلمان کرکے اوسے گوماس کھلا دیا '' (دیکھو تمر ناشک صفحہ ۶۹ حصّہ سوم بار اول ۱۸۷۳ء)

تیمور لنگ تیمور تھا - بابر سا نیک بخت بادشاہ شگون کے لئے بازارون کو جلاتا تھا - چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے '' بابر قرین فتح وظفر بہ بلاد لاہور درآمدہ چنانچہ رسم وداب چنگیز یا لنست بازارہا را جہت فال وشگون آتش زد '' (دیکھو فرشتہ ذکر بابر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

توزک بابری مین لکھا ہے " کہ لڑائی مین جو قیدی ہاتھ لگتے تھے ۔ اس کے ڈیرے کے سامنے ذبح کئے جاتے تھے۔ ایک لڑائی کے بعد اتنے ذبح کئے گئے کہ خون اور لاشون کے مارے تین بار ڈیرون کی جگہ بدلنی پڑی ۔"

اکبر کے وقت مین امرکوٹ مین راناسنگ راج کے مرنے پر اوس پر چڑھائی ہوئی ۔ مندر ڈھا ڈالے ۔ گؤون کو ذبح ہونے کا حکم دیا ۔ اور ناپاک کافرون کی کثیف مورتون کو بھرشٹ کر دیا ۔ جہان بت پرستی ہوتی تھی ۔ اسلام کا دین پکارا گیا ۔ ابوالقاسم نے عیش اور عشرت کا خوب مزہ اوڑایا ۔" (تمرناشک صفحہ ۳ ، حصہ سوم)

پھر لکھا ہے کہ جب سلطان حسین نے ملتان لیا ۔ تمام شہر والون کو سات برس کی عمر سے ستر برس کی عمر تک قید کر لیا ۔ شہر لوٹا گیا ۔ بہت آدمی قتل ہوئے ۔" (تمرناسک صفحہ ۴ ، حصہ سوم)

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے " سکندر لودھی کے وقت تک ہندو لوگ فارسی لکھنا ۔ پڑھنا سیکھنا بڑا عیب سمجھتے تھے ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی کہ تا آن زمان درمیان ایشان معمول نبود پرداختند ۔" صفحہ ۵ ، تمرناشک جلد سوم)

امیر خسرو نے لکھا ہے " کہ پرانی دلی مین نیا قلعہ بنوانے کو علاؤالدین نے تمام ہندؤن کے مندر تڑوا کر پتھر منگوائے ۔" (دیکھو تاریخ علائی ۔)

کرنل ٹاڈ صاحب فرماتے ہین کہ راجا جسونت سنگہ جودھپور والے جب کابل کے مہم پر ۱۶۸۱ء مین مر گئے ۔ اور اونکی رانی اور لڑکے دہلی مین آئے ۔ بادشاہ اورنگ زیب نے اونہین پکڑ لینے اور مسلمان کر ڈالنے کا حکم دیا ۔ راجپوتون نے اپنے راجا کے لڑکون کو تو مٹھائی کے ٹوکرون مین چھپا کر وہان سے نکالدیا ۔ اور رانیون کو اپنی عورتون سمیت بارود پر بٹھلا کے اور کوٹھیون مین بند کر کے جلادیا ۔ اور آپ سب اوسی جگہ کٹ مرے دہلی کی گلیون مین اُن کی لاشون کے ڈھیر لگ گئے ساون کی تیجی تھی ۔ اب تک جودھپور مین مانی جاتی ہے ۔" (تاریخ راجستھان) اور تمرناسک صفحہ ۶ حصہ سوم) اور (مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۴۴ سنہ ۱۸۸۳ء)

یادداشت :- مسلمانون کے جور و ظلم کے مفصل واقعات اگر تحریر مین آدین تو یقین غالب ہے کہ ہر ایک انصاف پسند

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بطالت سے دست کش ہو کر ست دھرم کیطرف متوجہ ہو۔ پرماتما ہمین اس کام کی توفیق دے)*

ایک جوگی جٹا بڑھائے پریم ہنسون کی طرح دہلی کے شہر مین پھیرتا تھا۔ اورنگ زیب نے حکم دیا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اوس نے انکار کیا۔ فوراً اس کا سر کاٹا گیا۔ (ترناشک ۱۸۸۳ء حصہ سوم)

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے " کہ گلبرگہ کے بادشاہ محمود نے تلنگ دیش کے راجا کے لڑکے کی زبان کٹوا کے اوسے جیتا آگ مین بھنوا ڈالا۔ اور پانچ لاکھ ہندو کا گلا کاٹا۔ احمد جہان جس دن بیس ہزار کے اوپر ہندو مارے جاتے۔ خوشیان مناتا اور مقام کر کے گانے بجانے ناچنے کا جشن دیکھتا۔ " دیکھو ترناشک صفحہ ۷۷ حصہ سوم ۱۸۸۳ء)

اورنگ زیب نے راجہ سمبھاجی فرزند سیوجی مہاراج سے کہا کہ تو مسلمان ہو اوس نے انکار کیا۔ اور ایسا جواب دیا کہ اورنگ زیب نے گرم لوہے سے اوس کی آنکھین نکلوا کر اور زبان کٹوا کر مروا ڈالا "۔ دیکھو مفتاح التواریخ حصہ اول ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۶۴

اورنگ زیب نے ہندؤن کو تمام بڑے بڑے عہدون سے نکال دیا اور اون کے مندرون کو جابجا مسمار کرا دیا۔ اور اون کی رسومات مذہبی مین مزاحم ہوا "۔ (صفحہ ۷۶ - مفتاح التواریخ حصہ اول ۱۸۸۳ء)

اورنگ زیب نے تمام اپنے صوبہ دارون کے نام ایک گشتی خط اس مضمون کا بھیجا تھا کہ کوئی ہندو نوکر نہ رکھا جاوے تمام عہدے مسلمانون کو دو"۔

بنارس مین وشیشر ناتھ اور بینی مادھو اور متھرا مین گوبند دیو کے مشہور مندرون کو اوس نے توڑا (مفتاح التواریخ۔ صفحہ ۶۶ ۱۸۸۳ء حصہ اول)

سنہ ۴۰۱ھ مین ایک اور لوٹیرون کا گروہ غازیون ایماندارون کے نام سے سالار مسعود غازی کے ماتحت ہندوستان کو لوٹنے آیا اور ساتھ ہی مونھ پر یہ الفاظ تھے کہ مجھ پر ایمان لاؤ تو بہتر ورنہ تہ تیغ کرتا ہون۔ تمام ملک ہند مین غازیون کو منتشر کیا۔ آخر کار راجپوتون نے سنہ ۴۲۴ھ مین اوسے بہنگام مقابلہ واصل جہنم کیا۔ اسی کے ساتھیون نے سورج کنڈ کے تالاب کو ناپاک کیا۔ اس کا مفصل حال معہ جھوٹی کراماتون کے بیوقوف ہندؤن کو بیان کرنے کیواسطے ایک شخص نے لکھا ہے۔ (دیکھو خلاصہ تاریخ مسعودی صفحہ ۱ سے ۱۶ تک مطبوعہ ۱۲۸۸ھ)

مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی مین ایک جہادی کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہین

رفت یک صوفی بلشکر در غزا — ناگہان آمد قطار ریق وغا
ماند صوفی با بنہ و خیمہ ضعاف — فارسان راندند تا صف مصاف
مثقلان خاک برجا ماندند — سابقون السابقون در راندند
جنگہا کردہ مظفر آمدند — بازگشتہ باغنایم سودمند
ارمغان دادند کاے صوفی تو نیز — او برون انداخت نستد ہیچ چیز
پس بگفتندش کہ خشمینی چرا — گفت من محروم ماندم از غزاء
زان تلطف ہیچ صوفی خوش نشد — کاو میان غزو و خنجر کش نشد
پس بگفتندش کہ آوردیم اسیر — آن یکے را بہر کشتن تو بگیر
سر ببرش تا تو ہم غازی شوی — اندکے خوش گشت صوفی دل قوی
کاب را گر در وضو صد روشنیست — چونکہ آن نبود تیمم کردنیست
برد آن صوفی اسیر بستہ را — در پس خرگاہ تا آرد وغا
ماند آنجا دیر صوفی با اسیر — قوم گفتند اے عجب چون شد فقیر
کافر بستہ دو دست او کشتنی است — بسملش را موجب تاخیر چیست
شخص آمد در تفحص در پیش — دید صوفی خفتہ زیر گبر خوش
ہمچو نر بالاے مادہ آن اسیر — خفتہ ہمچون شیر بالاے فقیر
دستہا بستہ ہمے خائید او — از سر استیزہ صوفی را گلو
گبر میخائید با دندان گلوش — صوفی افتادہ بریزش رفتہ ہوش
دست بستہ گبر ہمچو گربہ — خستہ کردہ حلق او بے حربہ
نیم کشتش کردہ از دندان اسیر — ریش او پر خون ز حلق آن فقیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

غازیان کشتند کافر را بہ تیغ　　　ہمدران ساعت زجمیعت بیدریغ
بررخ صوفی زدند آب وگلاب　　　تابہوش آمد زبیہوشی وتاب
چون بہوش آمد بدید آن قوم را　　　پس بپرسیدند چون شد ماجرا
اللہ اللہ این چہ حال است ای عزیز　　　این چنین بیہوش گشتی از چہ چیز
از اسیر نیم کشتہ بستہ دست　　　این چنین مدہوش افتادی وپست
گفت چون قصد سرش کردم بخشم　　　طرفہ درمن بنگرید آن شوخ چشم
چشم را واکرد پہن او سوئے من　　　چشم گردانید وشد ہوشم زتن
گردش چشمش مرا لشکر نمود　　　مے نیارم گفت چون پرہول بود
قصہ کوتہ کن کزان چشم این چنین　　　رفتم ازخود افتادیم برزمین
(دیکھو مثنوی رومی دفتر پنجم صفحہ ۹۷۴ نولکشور)

پھر مولوی رومی دوسری جگہ لکھتے ہین:-

لاجرم کفار را خون شد مباح　　　ہمچو وحشی پیش نشاب و رماح
جفت و فرزندان شان جملہ سبیل　　　زانکہ بے عقل اندو مطرود و ذلیل"
(دیکھو مثنوی دفتر اوّل)

اسیطرح روزنامہ تیمور مین محمد صاحب کی اسطرح تعریف کیگئی ہے

نضارت ریاض شریعت را بہ آبیاری تیغ آتش باز مجاہدان منوط گردانیدہ و سرسبزی نہال اسلام را بسر سبزی حسام خون آشام غازیان مربوط فرمود ؎

خدنگش بکورے دشمن روان　　　ربائید زاعدائے ملت روان
بنیر دانتقامش زکیفار حیف　　　قوی داشت دست نبوت بہ سیف

تیمور ہندوستان مین کیون آیا - اور اوس کا کیا مطلب تھا - اس بات کو مصنف روزنامہ تیمور نے ان الفاظ مین ادا کیا ہے ؎

مرادش زشاہی و فرمانہی　　　زتخت بزرگی و تاج مہی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراعات دین بود و تعظیم شرع ❊ ہمین اصل دید و جز این جملہ فرع

ہمہ کوشش بہر اسلام بود ❊ دگر چیزہا دانہ دام بود

نظامی سکندر نامہ مین محمد صاحب کی تعریف ان الفاظ مین کرتا ہے

محیطی چہ گویم چو بارندہ میغ ❊ بیکدست گوہر بیکدست تیغ

بگوہر جہان را برافراشتہ ❊ بہ تیغ از جہان داد دین خواستہ

اندھا دھند کسی مذہب پر اعتراض کرنا اپنا شیوہ نہین ہے اور نہ فضول اور طول لکھ کر کاغذ سیاہ کرنے سے مطلب - چونکہ مولوی لوگ حق کو چھپاتے اور ناحق کو ظاہر کرتے ہین یہی وجہ ہوئی کہ ہم مسئلہ جہاد پر تحریر کرین -

جو لوگ اسلامی ظلمون اور دیندار محمدی بادشاہون کے جہادون پر پردہ ڈالکر لوگون کو دام تزویر مین پھنسانا چاہتے ہین - اون سے - باین الفاظ

ایک لائق مورخ پوچھتا ہے - "لیکن یہہ تو بتلاؤ کہ قدم قدم پر سارے ہندوستان مین جو بڑے بڑے ویرانہ - اور کھنڈر - اوجڑ کھیڑے پڑے ہین - وہ کس کی بدولت دکھلائی دیتے ہین - کیا ہوا وہ قنوج[1] - جس مین تین ہزار تنبولیون کی دوکانین تھین؟ کیا ہوئی وہ متھرا[2] جس کے بڑے دیول (مندر) کی تعریف محمود غزنوی لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا بنانا چاہے - دس کروڑ سرخ دینار خرچ کرنے سے بھی نہ بنے گا - اور اگر نہایت لائق اور ہوشیار کاریگر مقرر کئے جاوین دو سو برس لگے گا - خود اُس کا منشی مصنف تاریخ یمینی لکھتا ہے کہ نہ اوس مندر کا بیان ہو سکتا ہے نہ تصویر اوتر سکتی ہے؟ کیا ہوا وہ جھلسا[3] کا مندر جسکو طبقات ناصری والا لکھتا ہے کہ ایک سو پانچ گز بلند سو برس مین بنا تھا -؟ کیا ہوا وہ دکھن[4] کا شوالہ جس کی چھت مین مانک

---

[1] شہاب الدین غوری نے غارت کیا - [2] محمود نے بارود اور آگ سے جلا کر زمین کے برابر کر دیا - [3] شمس الدین التمش نے توڑا [4] ملک کافور نے لوٹا - اس کی بابت امیر خسرو تاریخ علائی مین لکھتا ہے "کہ گویا ان جنہیون نے شداد کا بنایا بہشت پالیا تھا - پوجاریون کے سر کٹ کٹ کر اون کے پیر پر ناچتے تھے - خون کی ندیان بہتی تھین - مہادیو کی مورتی جو مسلمانون کے گھوڑون کی لات سے بچ گئی تھین - بالکل توڑ دی گئین" ❊

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور پناجر اٹھا؟ غرض یہ قصہ طول ہے۔ قلم نہین چلتا۔ رونا چل آتا ہے" (ترناسک صفحہ ۶، ۷ حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

پھر ایک مؤرخ لکھتا ہے۔ "مسلمانون نے مذہب پھیلانے کے بہانے کچھ کارٹ مار۔ لوٹ۔ گھسوٹ۔ پھونکنے۔ جلانے۔ اور لونڈی غلام بنانے ہی پر کسر نہین رکھی۔ بلکہ ہندوستانیون کے چال چلن۔ رہن سہن بھی کچھہ کے کچھ کر دئے۔ ایرین مؤرخ لکھتا ہی کہ کبھی کسی ہندوستانی کو جھوٹ بولتے نہین سنا اور اب ہم کو اس تحریر مین شرم آتی ہے۔ برہمنون کے سوارتھ لنپٹانے آریون کو ویدک سے بودہ بنایا۔ بودہون نے ایسا دھرم چلایا کہ کشتریون کو بنیہ (ویش) کر دکھلایا۔ مسلمانون کی بیرحمی۔ زبردستی اور عیش پرستی نے دولون کو دبایا۔ لڑکیون کو مارنے لگے۔ عورتون کو پردے مین رکھنے لگے۔ خوشامد کے لئے جھوٹھ بولنا بھی سیکھنا پڑا۔ ان کا سب مذہب ہی اس طرح کا ہو گیا۔ کہ اکثر بیکام رہنے لگے۔ اور یہ بگڑنے کا پہلا زینہ ہے۔ (جنم سے) ذات ماننے کا ڈر یا خوف نہ گھر مین ترقی ہونے دیتا ہے۔ نہ باہر سے ترقی کو آنے دیتا ہے جو لوگ اپنی ماکو اپنے باپ کی لاش کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جیتا ہی جلادین۔ جو لوگ اپنی کنیا کو اپنے ہاتھ سے مارڈالین۔ جو لوگ سیکڑون استریون سے شادی کرین اور اونہین قیدیون کی طرح گھر مین بند رکھین اور جو لوگ منش کا بلی دین اور پھر کلیان کی آشا کرین۔ اور جو لوگ اپنے ہمجنس کو لڑائی ہی مین نہین بلکہ دوکانون مین رکھ کر بھیڑ۔ بکری کی طرح بیچین۔ ہم نہین جانتے کہ اونہین کس طرح شائستہ بتلاوین۔ ہم تو اونہین شائد آدمی کہنے مین بھی شرماوین۔" (صفحہ ۸، ترناسک حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

۱؎ یہ جتنی باتین ویدوردھ مین پرمیشور کی کرپا سے عوض ہمارے کوشش کے خود ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ کے حکم سے بند ہو گئی ہین۔ جس سے آریہ سماج کی ترقی روز افزون حالت مین ہے اور ایکدن ہندوستان اسم بامسمی آریہ ورت ہو جائیگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

محمدی بھائیون کی خدمت مین التماس

خلق خدا کے ساتھ جو جو سلوک بانی اسلام اور اوس کے پیرون نے کئے۔ وہ ہم نے مشتے نمونہ خروارے مستند تاریخون کے حوالون اور لائق مورخون کی شہادتون سے خدمت والا مین پیش کر دیئے ۔

ان تمام کے لکھنے سے ہمارا مدعا یہہ ہے۔ کہ آپ لوگ خدا کو حاضر ناظر جانکر اور کتب تواریخ مطالعہ فرماکر اور اون مین بیگناہ خلق اللہ کے حق مین اسلامی خونریزی کو پڑھ کر دل مین سوچین۔ کہ جس دین نے لاکھون کو لونڈی۔ غلام بنایا۔ کروڑون کے خانہ خراب کئے۔ بیشمار مخلوق کی بے حرمتیان کین اور جتنے قتل کئے۔ اون کا شمار تو سوائے عالم الغیب پرمیشور کے صحیح کوئی نہین بتلا سکتا۔ کیا! ایسا دین اوس مالک کل جگدیشور رب العالمین کی طرف سے ہو سکتا ہے؟۔ اور کیا اس قدر تباہیان اور خانہ خرابیان خدا کے خوشنود کرنے یا دین حق پھیلانے یا خدا کی مرضی کے مطابق واقعہ ہوئین؟۔ ہرگز نہین! ہرگز نہین!

پیارے رفیقو! ملکی محبو! اور خصوصاً تعلیم یافتہ بھائیو درحقیقت سوچنے کا مقام ہے۔ کیونکہ سچے دھرم اور دین حق کو اس طرح کی باتون اور ایسی تعلیمون سے بہت ہی نفرت ہے۔ سچے دیالو اور عادل پرمیشور کا دھرم وہ ہے۔ جسمین سب کے ساتھ انصاف کا برتاؤ ہو۔ جبر اور قہر کا کوئی لگاؤ نہ ہو۔ تعصب اور بیجا طرفداری سے کام کرنا عادل حقیقی پر الزام ہے اور جس مذہب مین ایسی بیلے مورّخ لکھتا ہے۔ جہت غزا چون ببلدۂ دیبل کہ کنارہ دریائے عمان است و درین وقت بہ ٹھٹھہ شہرت دارد۔ رسیدہ نزول نمود در اندیشہ لوازم محاصرہ شد چہ در دیبل بتکدہ بود قلعہ مانند۔ از گچ و سنگ تراشیدہ در غایت استحکام و وسعت و چہل گز ارتفاع داشت ...... طلسم را شکستہ در اندک زمان مفتوح گردید۔ محمد قاسم چار دیوار گنبد را با زمین یکسان کردہ برہمہ را تکلیف اسلام نمود۔ چون ابا نمودند پسران و دختران و زنان جوان۔ خورد سال را بکنیزے و غلامے گرفتند۔ مردان برہمہ را از ہفدہ سال تا صد سالہ بقتل آوردند و زنان ایشان را مخیر ساختہ در رفتن اطراف جوانب و در بودن در اردو بجہت خدمت مسلمانان و خمس آنرا ہفتاد و پنج کنیز۔ نزد حجاج فرستاد و باقی را بر عساکر اسلام قسمت کردہ ایشان را خوش دل ساخت" (مقالہ ہشتم فرشتہ صفحہ ۳۱۲)۔

پھر لکھتا ہے "مہلب بن صفرہ کہ از امرائے کبار عرب بود از سوالی مرو بکابل و زابل آمد (دیکھو آگے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باتون سے پرہیز نہین وہ درحقیقت بدنام ہے اور اُس کے ماننے والے کا بخیر انجام ہونا نہایت ہی ناممکن ہے یہہ بات ہر طرح آپ لوگون پر ظاہر ہے اور آریہ سماج ڈنکے کی چوٹ سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ

اُٹھو سونے والو سحر ہو گئی ہے

مگر آپ لوگ ابھی تک اُس مقدس دھرم سے کیون بے پروا ہین۔ کیون محبّت اور نیکی کے طریق مین راہروان منزلِ حق (اہل الوید) کے رفیق نہین ہوتے اور ابھی تک غفلت کی نیند مین پڑے سوتے ہو۔ براہ مہربانی سوچو اور غور فرماکر وید مقدس کی تعلیم پر دھیان دو۔ کیون تمام غیر متعصب فاضل اور محقق عالم عالم کے چارون طرف سے تصدیق کر رہے ہین۔ کہ وید توحید کا معلم۔ اخلاق و محبّت کا ہادی۔ فلاسفی (سائینس) کا گورو ہے۔ تمام دنیا مین جو کچھ سچائی کا بیج ہے اوس کا باغبان وید ہے جو کام علم کر سکتا ہے۔ وہ تلوار سے نہین ہو سکتا۔ اور یہی بڑا بھاری سبب ہے۔ کہ دین اسلام باوجود اسلام کہلانے کے بھی ناکامیاب رہا کیونکہ اوس کی ترقی کا سامان سلامتی نہین تھا۔ بلکہ خون بہانا اور تلوار چلانا تھا۔

پیارے بھائیو! آؤ محبت سے ملکر۔ بغض اور کینہ کو دل سے دور کر ایک پرماتما کی بھگتی کرین۔ ایک ہی ویدک اُپاسنا سے من کو پوتر کرین۔ پرایشچت یعنے واپسی کا دروازہ کھُلا ہے جبر کا جُوا گردن سے اوتار کر آؤ۔ صداقت سے میل کرو۔ اور ست دھرم کے پھیلانے مین ہمارے سہایک ہو۔ کیونکہ خدا اوس کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد خود کرتا ہے۔ اور جو اپنے اوپر دُکھ کو بُلاتا ہے۔ وہ رحمت الٰہی سے دور بھاگتا ہے۔ سچ ہے وہ کتاب۔ جس کی یہہ ہدایت ہے۔ کہ اے محیط کل پرماتما سب کے دلون کے جاننے والے آپ جس طرح سے بارش کی بوندون سے کھیتون کو ہرا بھرا کرتے ہو اور گوناگون نعمتون کے داتا ہو ہم آپ کی کس کس نعمت کا دھنواد دین۔ پس آپ مہان شکتی مان سے ہماری یہی پرارتھنا ہے کہ جنکے دل مین ہم سے نفرت ہے اور ہمارے دلمین جن سے دویش ہے دونون مین محبّت اور پریم ہو کر دویش کا ناش اور ست کا پرکاش ہو۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

بالقلم نادان ربانوی

بقیہ حاشیہ۔ وبہندوستان درآمدہ باکفار غزا کرد ودوازدہ ہزار جواری وغلمان اسیر ساخت ودران مدت بعضی از مردم ہند جستہ جستہ بوحدانیت اللہ ونبوت رسالت پناہ اقرار نمودہ مسلمان شدند،، (فرشتہ جلد اوّل صفحہ ١٦)

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں اُن سب کا اصل اصول پرمیشر ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرب سکتی مان - نیای کاری - دیالو - اجنما - انت نروکار - انادی - انوپم - سرب ادھار - سرب ایشر - سرب بیاپک - سرب انتریامی - اجر - امر ابھے - نت - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؞

(۳) وید سچے علوم کی پُستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے ؞

(۴) سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے مین ہمیشہ مستعد رہنا چاہئیے ؞

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنے سچ اور جھوٹ کو سوچکر کرنے چاہئیین ؞

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا اِس سماج کا خاص منشا ہے - یعنے جسمانی روحانی اور رفاہ عام خلائق کی ترقی کرنا ؞

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہئیے ؞

(۸) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنی چاہئیے ؞

(۹) ہر ایک کو اپنی بہبودی سے خوش نہ رہنا چاہئیے - بلکہ سب کی بہبودی مین اپنی بہبودی سمجھنی چاہئیے ؞

(۱۰) سب آدمیون کو اُن اصولون کی تعمیل مین جو رفاہ عام سے متعلق ہون - پربس رہنا چاہئیے - اور اُن اصولون کی تعمیل مین جو اپنی ذات سے متعلق ہون سب خود مختار رہین ؞

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

JHAD
G.K.U.

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri